امریکی اہانت قرآن

مؤلف

یٰسٓ اختر مصباحی

جمعیت اشاعت اہلسنت پاکستان
نور مسجد کاغذی بازار کراچی ۷۴۰۰۰

پیش لفظ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے اوراس کی اہانت وتحریف کی ناکام کوشش کوئی نئی بات نہیں پہلے کافروں نے بھی اس کی توہین کرتے ہوئے اسے قولِ شاعر وغیرہ کہااور بارہااس میں تحریف وتبدیل کی ناکام کوششیں کیں۔ان میں وہ لوگ بھی تھے جواللہ تعالیٰ واحد القہار کی وحدانیت پر ایمان کے مدعی تھے۔جیسے جھوٹے مدعیانِ نبوت جنہوں نے قرآن کی مثل کلام لانے کی ناکام سعی کی۔ایسا کرنے سے انہیں کب منع کیا گیا قرآن نے تو خودان کوچیلنج کیا کہ اگرتم سچے ہوتو اس جیسا کلام بنالاؤ ایک سورت ہی بنا کر دکھادو۔آپ کیا سمجھتے ہیں کہ انہوں نے کوشش نہ کی ہوگی۔یہ وہ لوگ تھے جودن رات اسلام کوختم کرنے کے بارے میں ہی سوچتے تھے۔اسلام لانے والوں کواذیتیں دینا مہاجرین کوان کے آبائی وطن چھوڑنے پر مجبور کرنا، جنگ بدر، وجنگ احد وغیرہا سب اس کے ثبوت ہیں۔ایسی سوچ رکھنے والوں کواپنی سچائی کے ثبوت میں جب قرآن کی مثل ایک سورت بنا کر لانے کی دعوت ملی۔توانہوں نے اپنے تمام مساعی بروئے کار لائے ہوں گے اپنی ساری کوششیں صرف کی ہوں گی۔مگر کامیاب نہ ہوئے۔تو آج کے کافر بھی اپنے ناپاک ارادوں میں کامیاب نہیں ہوسکتے۔کیونکہ اس مقدس کلام کی حفاظت پروردگار عالم نے اپنے ذمے لی ہے باقی فرق صرف اتنا ہے کہ اس وقت کے مسلمان ایمان میں پختہ،عقیدے میں مضبوط اور عمل میں سچے تھے آج نہ ایمان کی پختگی ہے نہ عقیدے کی وہ مضبوطی ہے نہ ہی عمل کی سچائی ہے۔اس لئے عوام المسلمین کے بہک جانے کا اندیشہ زیادہ ہے۔لہذا ایسے مواقع پر مسلمان عوام کی رہنمائی اشد ضروری ہے کیونکہ یہود ونصاریٰ وغیرہ نے اس کام کے لئے ایسے ایسے نام نہاد مسلمان مفکرین کوچنا ہے جوالفاظی میں بڑے ماہر،عیاری میں اپنا ثانی نہیں رکھتے۔حلوے میں زہر ڈال کر کھلانے والے قرآن وحدیث کے نام پر مسلمانوں کوگمراہ کرنے والے،دین کے نام پر بے دینی کی تعلیم دینے والے ہیں اور پھران افکار ونظریات گھر گھر پہنچانے کے لئے پرنٹ میڈیا کے ساتھ ساتھ الیکٹرونک میڈیا کا سہارا لیا گیا ہے اس کا نتیجہ ہم دیکھتے ہیں کہ عوام الناس کھلے عام نصوص قطعیہ کے بارے میں بحث ومباحثہ کرتے قطعی احکام پر اعتراض کرتے،قرآن کے فیصلوں کا انکار کرتے،احادیث نبویہ پر جرح کرتے اور ائمہ مجتہدین پر تنقید کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔یہ سب کچھ ایک سوچی سمجھی سازش کے تحت ہورہا ہے جس کا صحیح اثر پندرہ بیس سال بعد ظاہر ہوگا۔لہذا ضروری ہے کہ ابھی سے اس کا تدارک کیا جائے قبل اس کے کہ یہ ایجنٹ مزید بگاڑ پیدا کریں اور عورتوں کا مردوں کی امامت کرنا وغیرہ اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔دشمنانِ اسلام کی منظم اور مسلسل سازشوں کا مقابلہ کرنے کے لئے پیہم اجتماعی کوششیں جاری رکھنے کی ضرورت ہے اور علامہ یسین اختر مصباحی صاحب کی یہ تحریر اور پہلی بار مکتبہ کنزالایمان دہلی۔۶ کا 2005ء میں اسے منظر عام پر لانا اور دوسری بار جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان کا اپنے مفت سلسلۂ اشاعت میں شائع کرنا اسی کوشش کا حصہ ہے۔جمعیت اشاعت اہلسنّت پاکستان اس سے قبل اپنے مفت سلسلہ اشاعت میں اپنے ہی دارالافتاء سے جاری شدہ ایک مدلل تحقیقی فتویٰ "عورت کی اقتداء" کے نام سے ایک رسالہ کی صورت میں شائع کرچکی ہے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کے مساعی کواپنے حبیب کے طفیل قبول فرمائے آمین ثم آمین

فقط.......... محمد عطاء اللہ النعیمی

اِہانتِ قرآن واِمامتِ نِسواں

۔ قرآن حکیم کتب وصحفِ سماویہ میں آخری کتاب ہے جونہ کسی شاعر کا کلام ہے نہ کسی کاہن ومجنوں کی اختراعی بات ہے۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ۔ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ (سورۃ الحاقۃ: آیت ۴۱تا۴۳) اور وہ کسی شاعر کی بات نہیں تم کتنا کم یقین رکھتے ہو اور نہ کسی کاہن کی بات ہے تم کتنا کم یاد رکھتے ہو۔اسے اس نے اتارا ہے جو سارے جہان کا رب ہے۔

اَمْ يَقُوْلُوْنَ بِهٖ جِنَّةٌ بَلْ جَآءَهُمْ بِالْحَقِّ وَاَكْثَرُهُمْ لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ (سورۃ المومنون: آیت ۷۰) یا کہتے ہیں اسے سودا ہے۔ بلکہ وہ تو ان کے پاس حق (قرآن) لائے اور ان میں اکثر کو حق برا لگتا ہے۔

یہ انسانی وبشری کلام نہیں بلکہ اللہ رب العزت کا کلام ہے جس کی قرآن حکیم میں جگہ جگہ اور بار بار صراحت کی گئی ہے۔ تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ (سورۃ الجاثیہ: آیت ۲،سورۃ الاحقاف: آیت ۲،سورۃ الزمر: آیت ۱) تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ مِنَ اللّٰهِ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ (سورۃ المومن: آیت ۲)

اللہ کی جانب سے جبرئیل امین اس قرآن کو لے کر پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئے۔ وَاِنَّهٗ لَتَنْزِيْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِيْنُ۔ عَلٰى قَلْبِكَ لِتَكُوْنَ مِنَ الْمُنْذِرِيْنَ۔ بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُّبِيْنٍ۔ وَاِنَّهٗ لَفِيْ زُبُرِ الْاَوَّلِيْنَ (سورۃ الشعراء: آیت ۱۹۲تا۱۹۶) اور بیشک یہ قرآن رب العلمین کا اتارا ہوا ہے۔اسے روح امین (جبرئیل) لے کر نازل ہوئے۔تمہارے دل پر کہ لوگوں کو (خوف آخرت سے) ڈراؤ۔یہ روشن عربی زبان میں ہے۔اور بیشک اس

(قرآن) کا چرچا گزشتہ کتابوں میں ہے۔

اس قرآن میں نہ کوئی کمی ہے نہ کسی طرح کی کجی ہے نہ اس میں کوئی اختلاف ہے اور نہ اس کے اندر شک کی کوئی گنجائش ہے۔ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتَابَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ (سورۃ النحل: آیت ۸۹) اور ہم نے تم پر یہ قرآن اتارا کہ ہر چیز کا روشن بیان ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ عَلٰي عَبْدِهِ الْكِتٰبَ وَلَمْ يَجْعَلْ لَّهٗ عِوَجًا (سورۃ الکہف: آیت ۱) سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے بندے پر کتاب اتاری اور اس میں اصلاً کجی نہ رکھی۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا (سورۃ النساء: آیت ۸۲) تو کیا غور نہیں کرتے قرآن میں؟ اور وہ اگر اللہ کے سوا کسی اور کے پاس سے ہوتا تو اس میں ضرور بہت اختلاف پاتے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ (سورۃ البقرۃ: آیت ۲) اس بلند مرتبہ کتاب میں شک کی کوئی جگہ نہیں۔ اس میں (خدا سے) ڈر رکھنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔

قرآن سن کر اور اسے پڑھ کر بہت سے نیک بخت انسان ہدایت پا جاتے ہیں اور کچھ بدنصیب لوگ اپنی شامتِ نفس سے گمراہی کے دلدل میں ہی پھنسے رہ جاتے ہیں۔ يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا وَّيَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۶) اللہ اس کے ذریعہ بہتوں کو گمراہ کرتا ہے اور بہتوں کو ہدایت فرماتا ہے۔ اور اس سے انہیں ہی گمراہ کرتا ہے جو نافرمان بندے ہیں۔

اِنَّآ اَنْزَلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ بِالْحَقِّ فَمَنِ اهْتَدٰى فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ ضَلَّ فَاِنَّمَا يَضِلُّ عَلَيْهَا (سورۃ الزمر: آیت ۴۱) بیشک ہم نے تم پر یہ کتاب لوگوں کی ہدایت کے لئے حق کے ساتھ اتاری ہے تو جو ہدایت پائے وہ اس کے بھلے کے لئے ہے اور جو گمراہ ہوا وہ اپنی ہی برائی سے گمراہ ہوا۔

ان روشن حقائق کے باوجود اگر کچھ لوگ مکابرہ وعناد پر آمادہ ہیں اور ان کا اصرار

ہے کہ قرآن حکیم کلام خالق نہیں بلکہ کلامِ مخلوق ہے تو ایسے لوگوں کے لئے قیامت تک اس کلامِ الٰہی کا چیلنج ہے کہ سارے منکر و مخالف فصحاء و بلغاءِ عرب اور دنیا بھر کے اہلِ علم ودانش وارباب زبان وادب مل کر اس کا کوئی جواب پورا نہیں بلکہ چند سورتوں کا، بلکہ کسی ایک سورت کا ہی تیار کردیں۔ مگر چودہ سو سال سے یہ چیلنج اب تک لاجواب ہے۔

قُلْ لَّئِنِ اجْتَمَعَتِ الْجِنُّ وَالْاِنْسُ عَلٰٓي اَنْ يَّاْتُوْا بِمِثْلِ هٰذَا الْقُرْاٰنِ لَا يَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيْرًا (سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۸۸)

تم فرماؤ! اگر آدمی اور جن سب اس بات پر متفق ہو جائیں کہ اس قرآن کی مانند لے آئیں تو اس کا مثل نہ لاسکیں گے اگرچہ وہ ایک دوسرے کے مددگار ہو جائیں۔

وَاِنْ كُنْتُمْ فِيْ رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰي عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ. فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ (سورۃ البقرۃ: آیت ۲۳، ۲۴)

اگر تمہیں کچھ شک ہے اس میں جسے ہم نے اپنے خاص بندے پر اتارا ہے تو اس جیسی ایک سورت تو لے آؤ اور اللہ کے سوا اپنے سب حمایتیوں کو بلالو اگر تم سچے ہو۔ پھر اگر نہ لاسکو اور ہم فرمائے دیتے ہیں کہ ہرگز نہ لاسکو گے تو ڈرو اس آگ سے جس کا ایندھن آدمی اور پتھر ہیں۔ جو کافروں کے واسطے تیار رکھی ہے۔

اس مُنَزَّل من اللہ قرآن حکیم کا کوئی جواب نہ کسی سے کبھی بن پڑا نہ آئندہ اس کا کوئی جواب دے سکتا ہے۔ نزول قرآن سے اب تک اس میں ایک سورت و آیت نہیں بلکہ ایک لفظ کی بھی کوئی کمی بیشی نہ کرسکا نہ کبھی کرسکے گا۔ کیوں کہ اس کی حفاظت وصیانت خود خالق کائنات نے اپنے ذمۂ کرم پہ لے رکھا ہے۔ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (سورۃ الحجر: آیت ۹) بیشک ہم نے اتارا ہے یہ قرآن اور بیشک ہم خود اس کے نگہبان ہیں۔

قرآن حکیم کو جھٹلانے والے، اس کی توہین کرنے والے، اس کا تمسخر اڑانے

والے، اس کا جواب لکھنے کی کوشش کرنے والے، اس پر اعتراضات اور حملے کرنے والے، نہ جانے کتنے آئے گئے اور مٹ گئے جن کا آج کوئی نام لیوا بھی نہیں۔ ایسے لوگوں کا حشر فرعون ونمرود اور عاد وثمود جیسا ہوا اور ہوتا رہے گا۔ پھر یہ امریکی وبرطانوی واسرائیلی خرد ماغ دانشور اور شاطر لیڈر ومکار قلمکار کس کھیت کی مولی ہیں؟ کس شمار وقطار میں ہیں؟ یہ قرآن لاکھوں مسلمانوں کے سینے میں ہی نہیں رچا بسا ہے بلکہ لوحِ محفوظ کی بھی امانت ہے۔

هَلْ اَتٰكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ۔ فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ۔ بَلِ الَّذِيْنَ فِيْ تَكْذِيْبٍ وَّ اللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ۔ (سورۃ البروج، آیت ۱۷ تا ۲۲)

کیا تمہارے پاس لشکروں کی بات آئی؟ فرعون اور ثمود کی۔ بلکہ کافر جھٹلانے میں لگے ہیں۔ اور اللہ ان کے پیچھے سے انہیں گھیرے ہوئے ہے۔ بلکہ وہ مجد وشرف والا قرآن۔ ہے جو لوحِ محفوظ میں ہے۔

☆ ☆ ☆

انسان اس کائنات کے اندر خالقِ کائنات کی شاہکار تخلیق ہے۔ تمام مخلوقات وموجودات پر اسے شرف وبزرگی اور برتری حاصل ہے۔ قلب ودماغ اور علم وتدبر میں اس کا کوئی ثانی نہیں۔ حسنِ سیرت وصورت میں یہ انسان بے مثال اور بے نظیر ہے۔

وَلَقَدْ كَرَّمْنَا بَنِيْٓ اٰدَمَ وَحَمَلْنٰهُمْ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ وَرَزَقْنٰهُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ وَفَضَّلْنٰهُمْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقْنَا تَفْضِيْلًا (سورۃ بنی اسرائیل: آیت ۷۰)

اور بیشک ہم نے اولادِ آدم کو عزت دی۔ اور ان کو خشکی وتری میں سوار کیا۔ اور انہیں پاکیزہ رزق دیا۔ اور انہیں اپنی بہت سی مخلوقات پر فضیلت بخشی۔

لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ (سورۃ التین: آیت ۴) بیشک ہم نے انسان کو سب سے اچھی صورت پر بنایا۔

اللہ کی مشیت اور اس کی مصلحت کے مطابق انسانوں کی دینی ودنیوی زندگی کے

بھی مختلف مدارج وطبقات ہیں۔ باعتبارِ شرف وفضیلت انسانوں کے بھی متعدد درجات ہیں اور انہیں ایک دوسرے پر فضیلت حاصل ہے۔

نَحْنُ قَسَمْنَا بَيْنَهُمْ مَّعِيْشَتَهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَرَفَعْنَا بَعْضَهُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ (سورۃ الزخرف: آیت ۳۲)

ہم نے ان (انسانوں) میں ان کی زیست کا سامان دنیا کی زندگی میں بانٹا اور ان میں ایک دوسرے پر درجوں بلندی دی۔

وَهُوَ الَّذِيْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓئِفَ الْاَرْضِ وَرَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّيَبْلُوَكُمْ فِيْ مَآ اٰتٰكُمْ (سورۃ الاعراف: آیت ۱۶۵) اور وہی ہے جس نے زمین میں تمہیں نائب بنایا اور تم میں ایک کو دوسرے پر درجوں بلندی دی کہ تمہیں آزمائے اس چیز میں جو تمہیں عطا کی۔

اُنْظُرْ كَيْفَ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ وَلَلْاٰخِرَةُ اَكْبَرُ دَرَجٰتٍ وَّاَكْبَرُ تَفْضِيْلًا۔ (سورۂ بنی اسرائیل: آیت ۲۱) دیکھو ہم نے ان میں ایک کو ایک پر کیسی بڑائی دی؟ اور بیشک آخرت درجوں میں سب سے بڑی اور فضل میں سب سے اعلیٰ ہے۔

سارے انسانوں کے درمیان طبقۂ انبیاء ومرسلین کو خصوصی منزلت وفضیلت حاصل ہے جن میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی گئی ہے۔ اور ان کا یہ شرفِ نبوت ورسالت اکتسابی نہیں بلکہ وہبی ہے اور اللہ جسے چاہے اسے اپنی رحمتِ خاص سے نوازے۔ اس سلسلۂ نبوت ورسالت کا اختتام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی پر ہوا جو سید الانبیاء والمرسلین اور خاتم النبین ہیں۔

وَلَقَدْ فَضَّلْنَا بَعْضَ النَّبِيّٖنَ عَلٰى بَعْضٍ۔ (سورہ بنی اسرائیل: آیت ۵۵) اور بیشک ہم نے نبیوں کو ایک دوسرے پر فضیلت دی۔

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۵۳) یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ ان میں کسی سے اللہ نے کلام فرمایا اور کوئی وہ ہے جسے سب پر

درجوں بلند کیا۔

متعدد وجوہ سے مرد کو عورت پر فضیلت و برتری سے نوازا گیا ہے جو قانونِ فطرت کے عین مطابق ہے۔ اسی اصول کی پابندی میں حسنِ معاشرت کا راز پنہاں ہے اور اسی میں دین و دنیا کی بھلائی بھی ہے۔ نبوت و خلافت و امامت و جہاد و اذان و خطبہ و جمعہ مرد ہی کا حصہ ہے۔ نسب کی نسبت بھی مرد ہی کی طرف کی جاتی ہے۔ اور وراثت میں انہیں بحکم قرآن دونا حصہ ملتا ہے۔

اَلرِّجَالُ قَوّٰمُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ وَّبِمَآ اَنْفَقُوْا مِنْ اَمْوَالِهِمْ (سورۂ نساء: آیت ۳۴)

مرد عورتوں کے نگراں ہیں اس لئے کہ اللہ نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی ہے۔ اور اس لئے کہ مرد اپنے مال ان پر خرچ کرتے ہیں۔

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِیْ عَلَیْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرَجَةٌ وَاللّٰهُ عَزِیْزٌ حَکِیْمٌ (سورۃ البقرہ: آیت ۲۲۸)

اور عورتوں کا بھی حق ایسا ہی ہے جیسا ان پر ان کے شوہروں کا ہے اور مردوں کو ان پر فضیلت ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے۔

خود عورتوں کے درمیان بھی تفاوت اور فرقِ مراتب ہے۔ وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ یٰمَرْیَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰی نِسَآءِ الْعٰلَمِیْنَ (سورہ آل عمران: آیت ۴۲)

اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم! بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور تجھے خوب پاکیزہ بنایا۔ اور آج سارے جہاں کی عورتوں میں تو منتخب و پسندیدہ ہے۔

یٰنِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ (سورۃ الاحزاب: آیت ۳۲)

اے نبی کی بیویو! تم اور عورتوں کی طرح نہیں ہو۔ وَاَزْوَاجُهٗٓ اُمَّهٰتُهُمْ (سورۃ الاحزاب: آیت ۶) اور نبی کی بیویاں اہل ایمان کی مائیں ہیں۔

مجد و شرف اور فضیلت و کرامت میں جس طرح مرد کے درجات و مراتب کا فرق ہے اسی طرح عورتوں کے درمیان بھی تفاوت ہے جس کا لحاظ دین میں بھی ہے

اور دنیا میں بھی ہے۔ اور اگر ظاہری و عمومی طور پر مساوات ہے تو صرف بشریت و انسانیت اور آدمیت کا مساوات ہے کہ سب کے سب فرزند آدم ہیں۔ ایک جان سے پیدا ہیں اور آدم و حوا کی اولاد ہیں۔ اس لئے مساواتِ مرد و زن کا نعرہ بے بنیاد و بے جان اور امریکہ و کناڈا سے ابھرنے والی صدائے امامت!

ع- ایک سازش ہے فقط دین و شریعت کے خلاف۔

شریعت اسلامیہ نے جس ایمان اور علم و عمل کو مقصودِ انسانیت قرار دیا ہے بس وہی کافی ہے مرد و زن کی ہدایت اور فلاح و سعادت کے لئے اور اسے ہی اہل ایمان ذخیرۂ آخرت اور وسیلۂ نجات بھی سمجھتے ہیں۔

وَالْعَصْرِ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ (سورۃ العصر)

اور قسم ہے زمانہ کی۔ بیشک انسان ضرور گھاٹے میں ہے۔ مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کئے اور ایک دوسرے کو حق کی تاکید کی اور ایک دوسرے کو صبر کی ہدایت دی۔

یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ (سورۃ المجادلۃ: آیت ۱۱)

اللہ ان کے درجات بلند فرمائے گا جو تم میں سے ایمان لائے اور جن کو علم دیا گیا۔ اور اللہ تمہارے اعمال سے باخبر ہے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰی وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ (سورۃ الحجرات: آیت ۱۳)

اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد (آدم) اور ایک عورت (حوا) سے پیدا کیا۔ اور تمہیں شاخ اور قبیلے کیا کہ آپس میں پہچان رکھو۔ بیشک اللہ کے یہاں تم میں زیادہ عزت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ تقویٰ و پرہیزگاری والا ہے۔ بیشک اللہ جاننے والا خبر رکھنے والا ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆

اہانتِ قرآن و امامتِ نسواں (قرآن کی توہین وتحقیر اور عورتوں کی امامتِ نماز) کا فتنہ یہودی ذہن کی پیدوار ہے جس کا آغاز ہجوم امریکان بر عراق وافغان سے ہوا ہے۔ تقریباً پندرہ سال پہلے سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد زبردست منصوبہ بندی اور پوری قوت وطاقت کے ساتھ یہودی لابی کی سرکردگی میں ریاستہائے متحدہ امریکہ نے اسلام اور عالم اسلام کے خلاف آتشیں محاذ کھول دیا ہے اور خود اپنے سازشی حملہ ۹/۱۱ (۹ رستمبر ۲۰۰۱ء) کو اس کا بہانہ بنا کر دنیا کی آنکھوں میں حصول جھونکنے کی پر فریب کوشش کی ہے۔ کیمونزم جب اپنی موت آپ مرگیا تو اس کی جگہ اسلام کو لاکھڑا کیا گیا اور اسے ہی اپنی فائرنگ وبمباری کا شب وروز نشانہ بنایا جارہا ہے۔

۹/۱۱ کے بعد اپنی ایک جذباتی تقریر میں جارج واکر بش صدر امریکہ کی زبان سے نکلا ہوا لفظ Crusade (مذہبی جنگ رصلیبیت) ان کے دل کی آواز تھی جو بے ساختہ دنیا کے سامنے آگئی۔ اور افغانستان وعراق میں انصاف، آزادی، جمہوریت کے نام پر جو کچھ ہورہا ہے وہ اس کی عملی تعبیر ہے اوران کے انتقامی جذبات کا مظہر ہے۔

پندرہ سال کی مدت میں کھلی آنکھوں سے جو کچھ دیکھا جارہا ہے وہ یہ ہے کہ ایک خاص ذہنیت اور طویل المیعاد منصوبہ کے تحت اصطلاحیں گڑھی جارہی ہیں اور اپنے مزاج وفکر کے لحاظ سے ان کا معنی ومفہوم متعین کیا جارہا ہے۔ پہلے بڑی سرعت کے ساتھ بنیاد پرستی (Fundamentalism) پھر دہشت گردی (Terrorism) کی اصطلاح وضع کی گئی اور اشارہ کنایہ میں ان کا مصداق مسلمانوں کو ٹھہرایا گیا۔ اس کے بعد مسلم دہشت گردی (Muslim Terrorism) اور پھر اسلامی دہشت گردی (Islamic Terrorism) پر اس کی تان ٹوٹی اوران کے دل کا غبار ہلکا ہوا۔

امریکہ ویورپ میں اسلام کے بڑھتے قدم کو روکنے کی ان کے اندر دینی وروحانی واخلاقی قوت تو ہے نہیں اس لئے وہ طرح طرح کی چالیں اور نئے نئے حربے

آزمارہے ہیں۔ سائنس وٹکنالوجی کے فن اور عسکری قوت کو وہ اسلام وعالم اسلام کے خلاف اپنی شیطانی کھوپڑی کی طرح استعمال کررہے ہیں۔ حقوقِ انسانی کے تحفظ اور دہشت گردی کے خاتمہ کے نام پر قہر وجبر کی بجلیاں جہاں چاہتے ہیں وہاں گرارہے ہیں اور امنِ عالم کی دہائی دے رہے ہیں۔ آزادی اور جمہوریت کا نعرہ لگارہے ہیں اور سائنسی وصنعتی وتجارتی وسیاسی زنجیروں میں بے شمار ممالک کو جکڑ رہے ہیں۔

"تہذیبی تصادم" (Clash of Civilization) کے عنوان سے ایک نیا موضوع اس وقت اہلِ دانش وبینش کے درمیان موضوع بحث بنایا گیا ہے اور اس پر کتب ومقالات تحریر کرکے شائع کئے جارہے ہیں۔ ۱۹۹۳ء میں امریکہ کے اندر ایک مشہور کتاب "تہذیبوں کا تصادم اور عالمی نظام کی تشکیل" کے نام سے منظر عام پر آئی۔ سابق امریکی صدر جمی کارٹر انتظامیہ کی نیشنل سیکوریٹی کونسل کے ڈائریکٹر، امریکی پولیٹکل سائنس ایسوسی ایشن کے پریسیڈنٹ، متعدد کتب ورسائل کے مصنف اور ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کے پروفیسر پی سموئیل ہن ٹنگ ٹن (P. Samuel Hantingtan) اس کے مصنف ہیں۔ وہ اپنے متعصبانہ خیالات کا اظہار کچھ اس طرح کرتے ہیں کہ۔

اسلامی بنیاد پرستی کا سرچشمہ جہاد ہے جو مغرب کے لئے عظیم خطرہ ہے۔ حکمراں سے عوام تک اسلامی بیداری کی لہر چل رہی ہے۔ دانشور اور تعلیم یافتہ طبقہ اس سے زیادہ متاثر ہے۔ اس وقت دنیا کے اندر جو تہذیبی رسہ کشی جاری ہے وہ ملکوں کے درمیان نہیں بلکہ خود تہذیبوں کے درمیان ہے جس میں ایک دوسرے پر حاوی ہونے کی شدید کوشش وآویزش ہے۔ آگے چل کر یہ تصادم مغربی اور اسلامی تہذیب کے تصادم میں تبدیل ہوجائے گا۔ اور بالآخر فتح مغربی تہذیب کی ہوگی (خلاصہ)

جب کہ دوسری طرف سابق مشیر امریکی محکمۂ خارجہ پروفیسر جان ایل ایسپوزیٹو (John L Espositv) جارج ٹاؤن یونیورسٹی امریکہ نے بھی اس موضوع پر اپنی دو کتابوں میں ایک حد تک منصفانہ جائزہ لیا ہے (1) Un Holy War: Myth or Reality (2)Terror in the Name of Islam

مؤخرالذکر "اسلامی خطرہ وہم یا حقیقت" میں اسپوزیٹو لکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ امریکی معاشرہ اسلام کے تہذیبی اصول ومبادی اور بلند اخلاقی اقدار سے بالکل ناواقف ہے۔ اسے اس کی کوئی خبر نہیں کہ یورپ کے تاریک ترین ادوار میں اس پر اسلامی تہذیب کے کتنے اثرات واحسانات ہیں؟ جس وقت کہ وہ حساب، الجبرا، طبعیات، فلکیات، جغرافیہ، اور علوم عمرانیات کی بنیادی چیزوں سے بھی ناآشنا تھا اور اسلام نے ہی اسے ان چیزوں کی تعلیم دی تھی۔

دوسری حقیقت یہ ہے کہ اسلام مخالف عناصر بالخصوص اسرائیل نواز طاقتور یہودی لابی نے امریکیوں کی اسلام سے ناواقفی کو اپنے جھوٹے پروپگنڈہ کے زور پر اپنے حق میں خوب استعمال کیا ہے۔ اور امریکیوں کے ذہن ودماغ میں اسلام کے بارے میں غلط اور بے بنیاد باتیں بھردی ہیں۔

اپنے تجزیاتی مطالعہ میں اسپوزیٹو ایک دوسری حقیقت کو اس طرح اجاگر کرتے ہیں۔

کچھ ایسا ہی متعصبانہ رویہ اس وقت بھی دیکھنے میں آتا ہے جب کسی مسلم ملک میں ایٹمی صلاحیت کی بات سامنے آتی ہے۔ کسی مسلم ملک مثلاً پاکستان یا ایران کی متوقع ایٹمی صلاحیت کا ذکر کرتے وقت یہ باور کرایا جاتا ہے کہ صہیونیت اور یورپ کے لئے مسلم ممالک کی ایٹمی صلاحیت ایک بہت بڑا خطرہ ہے۔ جب کہ امریکی یا اسرائیلی ایٹمی صلاحیت یا یہودی اور مسیحی بم کے بارے میں اس طرح کی باتیں کبھی نہیں کی جاتی ہیں"۔

ابوغریب جیل (بغداد) اور گوانتانامو بے جیل (کیوبا) میں مسلم قیدیوں کے ساتھ کی جانے والی شرمناک وانسانیت سوز حرکتیں اور قرآن حکیم کی دیدہ ودانستہ توہین یہودی وعیسائی لابی کی صہیونیت وصلیبیت اور اسلام دشمنی وقرآن دشمنی کے تازہ ترین وحشتناک نمونے ہیں۔ افغانستان وعراق پر بلا جواز حملے اور ان کی تباہی وبربادی دراصل عالم اسلام کی سرکوبی وتذلیل کے ساتھ اسرائیل کے دفاع کو ناقابل تسخیر بنانے

اور ذخائر پٹرول ومعدنیات پر قابض ہونے کے شاطرانہ حربے ہیں۔ اس پورے حادثاتی تسلسل کی ایک بڑی ہی افسوسناک کڑی یہ ہے کہ دنیا کا واحد مسلم ملک پاکستان جو ایٹمی صلاحیت کا مالک ہے وہ نہایت بزدلی وبے شرمی کے ساتھ امریکی دم چھلہ اور ایک امریکی کارٹونسٹ کے مطابق امریکہ کا شکاری کتا بنا ہوا ہے۔

بیسویں صدی عیسوی کے نصف اول میں جب برطانیہ کا آفتابِ اقبال نصف النہار پہ تھا تو اس نے عالم عرب میں قومیت کا جذبہ بیدار کرکے اپنی سیاسی چالاکیوں سے ترکوں کے اقتدار کو ختم کیا اور آل سعود کی خاندانی حکومت اور اسرائیلی سلطنت کو عربوں کے اوپر مسلط کیا۔ اور بالآخر خود اس کا دائرۂ اثر سمٹ کر برطانیہ تک محدود ہوگیا۔ کچھ ایسی ہی تاریخ امریکہ کی بھی نظر آرہی ہے کہ اکیسویں صدی عیسوی کے آغاز ہی سے عراق وافغانستان کے شہیدوں کا خون اور مظلوموں کی آہ وبکا اس کا پیچھا کررہی ہے۔ امریکہ کا اخلاقی وقانونی زوال جگ ظاہر ہے۔ اقتصادی وتجارتی بحران بھی اس کے تعاقب میں ہے۔ اور عین ممکن ہے کہ جس طرح افغانستان میں روسی قوت وطاقت کا زعم خاک میں مل گیا اسی طرح امریکہ کے مادی وسائنسی ترقی وجلال وجبروت کا جنازہ افغانی پہاڑوں اور عراقی صحراؤں میں دفن ہوکر رہ جائے۔ قرآن حکیم کی مسلسل اہانت کوئی معمولی حادثہ نہیں ہے۔ اور اس سے متعلق ساری تحقیقات اور شواہد کو بے بنیاد قرار دیتے رہنے کی امریکی روش بھی کچھ کم عبرتناک نہیں ہے۔ قانون کی بالادستی، مذاہب کا احترام، حقوقِ انسانی کا تحفظ، آزادی اور جمہوریت کی تبلیغ یہ ساری چیزیں امریکی مظالم کے خونیں پنجوں کی مضبوط گرفت سے کراہ رہی ہیں اور سسک سسک کر دم توڑ رہی ہیں۔

حضرت مریم، حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کے احترام کی قرآن حکیم کھلے طور پر دعوت دیتا ہے۔ جگہ جگہ اس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ حضرت عیسیٰ اور حضرت موسیٰ کو خدا کے برگزیدہ بندے اور پیغمبر ماننے کا اہل ایمان کو پابند بناتا ہے۔ لیکن ان کے جھوٹے نام لیوا آج اس قرآن کو اور اس کی مقدس تعلیمات کو اپنی قلبی غلاظت وخباثت سے آلودہ کرنا چاہ رہے ہیں۔ اسے ٹھوکر مار رہے ہیں اور غضب وقہر الٰہی کو

دعوت دے رہے ہیں۔

چودہ سو سال کے اندر اسلامی عبادات کے تعلق سے جو بات کبھی نہیں کہی سنی گئی تھی اس کی آواز امریکہ سے اٹھ رہی ہے۔ عہد رسالت وعہد صحابہ سے اس چودھویں صدی ہجری تک کسی بھی مسلم عورت نے مسجد میں جا کر اذان وخطبہ وجماعت وامامت اور مردوں کے ساتھ صف بستہ ہونے کی خواہش ظاہر نہیں کی تھی مگر اسلام دشمن لابی نے آج کل ایسے جذبات وخیالات کو عملی شکل دینے کی ٹھان رکھی ہے اور اس کے لئے دولت اور میڈیا کا بے دریغ استعمال کیا جارہا ہے۔

سرچشمۂ اہانت وامامت بننے والا اور مرد وزن کی مساوات کا پرچم بلند کرنے والا امریکہ اور اس کے چھوٹے بڑے حمایتی کیا یہ بتا سکتے ہیں کہ آخر امریکی تاریخ میں اب تک کسی بھی عورت کو صدر امریکہ کیوں نہیں بنایا گیا؟ اور کیا وہ اس کی بھی وجہ بتا سکتے ہیں کہ ابھی چند دنوں پہلے کیوں امریکی انتظامیہ نے یہ اعلان کیا ہے کہ امریکی فوج کے کسی حربی شعبہ میں عورتوں کی بھرتی نہیں کی جائے گی؟

سارے عالم اسلام کی طرح ہندوستان میں بھی اہانت قرآن کے خلاف احتجاج ومظاہرہ وجلسہ وجلوس سب کچھ ہوا۔ تقریبا بیس کروڑ ہندوستانی مسلمانوں کے نمائندوں نے مختلف شکلوں میں اپنے غم وغصہ کا اظہار کیا مگر ایک حیرت انگیز بات یہ ہوئی کہ گجرات کے ظالم وسفاک اور رسوائے زمانہ وزیر اعلیٰ نریندر مودی کو ویزا نہ دیئے جانے کے امریکی اقدام پر امریکن ایمبیسی واقع نئی دہلی کے ذریعہ سخت احتجاج کرنے والی حکومتِ ہند اہانتِ قرآن کے حادثہ پر اس طرح کے کسی عمل یا کسی ردعمل کا مظاہرہ نہ کرسکی۔ اس رویہ سے غفلت وبے حسی ہی نہیں بلکہ تعصب وجانب داری کی تیز بو آرہی ہے۔ اب بھی موقعہ ہے کہ حکومتِ ہند پہلی فرصت میں حکومت امریکہ کے سامنے اپنے سخت ردعمل کا اظہار اور انصاف وجمہوریت کی پاسداری کرے۔

مسلمانانِ ہند کا متفقہ مطالبہ ہے کہ اہانتِ قرآن کے مرتکبین کو گرفتار کرکے ان کے خلاف مقدمہ قائم کیا جائے اور انہیں ایسی سزا دی جائے کہ کوئی بدبخت وبدباطن شخص آئندہ ایسی گھناؤنی جرأت وجسارت نہ کرسکے۔ ساتھ ہی امریکی حکومت کا

فرض ہے کہ وہ عالم اسلام سے اہانت قرآن کے جرم پر بلا پس وپیش واضح طور پر معافی مانگے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ سے دعاء ہے کہ وہ انسانی قلوب کو احترام قرآن ومطالعۂ قرآن وفہم قرآن اور عمل بالقرآن کی طرف پھیر دے۔ اسلام کا بول بالا فرمائے۔ عالم اسلام کی حفاظت فرمائے۔ شریعت حقہ پر چلنے کی مسلمانوں کو توفیق عطا فرمائے اور معاندینِ اسلام وقرآن کو ہدایت دے یا انہیں خائب وخاسر بنائے۔ آمین بجاہ حبیبہ سید المرسلین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔

یٰسٓ اختر مصباحی
بانی ومہتمم دارالقلم، قادری مسجد روڈ، ذاکر نگر، نئی دہلی ۲۵ (انڈیا)
مورخہ ۲۵ر ربیع الآخر ۱۴۲۶ھ مطابق ۳ر جون ۲۰۰۵ء جمعۃ المبارکہ
موبائل: 09350902937

قرآن کی اہانت اور صہیونی وصلیبی جذبۂ نفرت وعداوت

اس میں شک نہیں کہ مادی وعسکری قوت وطاقت کے اعتبار سے امریکہ اس وقت اپنی تاریخ کے نقطۂ عروج پہ ہے۔ سائنس وٹکنالوجی کے میدان میں مجموعی طور پر دنیا کا کوئی ملک آج اس کا مدِ مقابل اور حریف وہمسر نظر نہیں آرہا ہے۔ اس کی سرمایہ داری اور شان وشوکت کا پرچم زمین کے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک لہرا رہا ہے۔ آج کسی ملک بلکہ کسی برِ اعظم میں اتنا دم خم باقی نہیں رہ گیا ہے کہ وہ کھل کر امریکہ سے دو دو ہاتھ کر سکے۔ امریکہ اور یورپ اپنے شدید باہمی اختلافات کے باوجود محض ہم مذہب (عیسائی) ہونے کے ناطے ایک دوسرے کے ساتھ مصالحتی رویہ اپنا کر دنیا کو اپنی مٹھی میں رکھنے اور اس پر کنٹرول کرنے کی تگ ودو میں مصروف ہیں۔ اور ستم ظریفی یہ ہے امریکی بالادستی کو خاموشی کے ساتھ قبول کرنے ہی میں یورپ بھی اپنی عافیت محسوس کر رہا ہے۔

زوالِ کمیونزم اور سقوطِ ماسکو کے بعد امریکہ صرف اسلام کو اپنا حریف ومدِ مقابل سمجھ رہا ہے اور برطانیہ پورے طور پر اس سلسلے میں اس کا حلیف وہمنوا اور حامی ومعاون بن چکا ہے۔ ان دونوں کے ساتھ اسرائیل بھی اپنی فکری وسائنسی توانائی کو بروئے کار لاتے ہوئے اپنی اسلام دشمنی کا ایک جیتا جاگتا اور چلتا پھرتا نمونہ بنا ہوا ہے۔ اس طرح امریکہ وبرطانیہ واسرائیل کا مثلث (تکون) اسلام کے خلاف محاذ آرا وبرسرِ پیکار ہے اور دنیا کے درجنوں اسلام دشمن ممالک کسی نہ کسی طرح اور کسی نہ کسی انداز سے اسلام دشمنی ومسلم دشمنی وعرب دشمنی کے جرم کا ارتکاب کر رہے ہیں اور ان کے سازشی وخونخوار ہاتھ مسلمانوں کے خون سے رنگین ہو رہے ہیں۔

یہودیوں کی صہیونیت اور عیسائیوں کی صلیبیت یا امریکہ کی سی آئی اے اور اسرائیل کی موسد کے درمیان ایک عملی یا خاموش معاہدہ ہو چکا ہے کہ اپنے تاریخی اختلافات سے

قطع نظر کرتے ہوئے اور ملکی مفادات کو ایک حد تک نظر انداز کرتے ہوئے ہمیں اس وقت صرف اور صرف اسلام کو اپنا نشانہ بنانا ہے۔ قرآن کو مشقِ ستم بنانا ہے۔ مسلمانوں کو خائف ومرعوب کرنا ہے۔ افغانوں کی غیرت ملی کو کچلنا ہے۔ عراقیوں کی حمیت قومی کو خاک میں ملانا ہے۔ عربوں کی توہین وتذلیل کرنی ہے۔ اور جس طرح بھی ہو سکے سارے عالم اسلام کو ذلیل وسرنگوں کر کے شوکتِ اسلام کا جنازہ نکال دینا ہے۔

افغانستان کو روندنے اور عراق کو خاک وخون میں تڑپانے کے پیچھے صلیبیت وصہیونیت کا یہی جذبۂ نفرت وعداوت کارفرما ہے۔ ابوغریب جیل (بغداد) میں انسانیت کو برہنہ وشرمسار کرنے اور گوانتاناموبے (کیوبا) میں قرآن واسلام کی توہین وتذلیل کرنے کی حرکت کوئی یوں ہی ایک غیر متوقع حادثہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک سوچی سمجھی اسکیم کا ابتدائی حصہ اور عالم اسلام کی غیرت وحمیت کو ناپنے کا ایک تازہ ترین آلہ وپیمانہ ہے۔

میڈیا کے ذریعہ اس تعذیب وتذلیل کی تشہیر بھی ایک منصوبہ بند سازش کی تمہید یا ایک ریہرسل ہے جس کے لئے صہیونی وصلیبی عناصر مختلف چہروں کے ساتھ اپنا کام کر رہے ہیں۔ وہ خود ہی مجرم، خود ہی شاہد اور خود ہی منصف کا رول ادا کر رہے ہیں۔ دھمکی، سردی، تنقید، احتساب، ہم دردی، غمگساری، ظلم، جبر، آمریت، جمہوریت، آزادی، پابندی سب کا ٹھیکہ اس وقت بین الاقوامی سطح پر امریکہ وبرطانیہ اور اسرائیل نے لے رکھا ہے۔ امریکہ چند سالوں سے عالم اسلام کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے اسے جاننے کے لئے پہلے یہ دو خبریں ملاحظہ فرماتے چلیں۔

نئی دہلی، ۱۲/اپریل (یو این آئی)

امریکہ اور اسرائیل نے اسلام کے خلاف اپنی ایک اور گھناؤنی سازش کے تحت مسلمانوں کو مرتد بنانے کا ایک زبردست منصوبہ تیار کیا ہے۔ پاکستان سے شائع ہونے والے روزنامہ ''خبریں'' نے یہ اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ اس منصوبے کے تحت یہودی اور عیسائی اداروں نے امریکہ اور اسرائیل میں خفیہ طور پر ایک کتاب ''فرقان الحق'' کے نام سے تصنیف کر کے شائع کی ہے اور اسے قرآن پاک کا متبادل

قرار دیا جا رہا ہے۔ اخبار کے خیال میں اس منصوبے کے تحت قرآن کریم کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دینے اور متبادل کے طور پر ''فرقان الحق'' کو مسلمانوں میں پیش کرنے کے ساتھ نئے قرآن کو ماننے سے انکار کرنے والے اور دین اسلام پر ثابت قدمی کا مظاہرہ کرنے والے مسلمانوں کے خلاف سیاسی، اقتصادی، جسمانی، عسکری اور ہر قسم کے سخت طریقے تشدد کے لئے استعمال کرنے کا پروگرام بنایا گیا ہے۔ اس سازش کے تحت ایک نیا دین متعارف کرایا جا رہا ہے۔ ایک مشہور مصری اخبار ''الاسبوع'' نے امریکہ اور اسرائیل کے اس منصوبے کی تفصیلات شائع کی ہیں۔

تفصیلات کے مطابق امریکی صدر جارج واکر بش کی طرف سے براہ راست احکام ملنے کے بعد مسلمانوں کو مرتد بنانے کے اس منصوبے پر عمل درآمد شروع ہوا۔ یہودی تنظیموں نے شدت پسند عیسائی رہنماؤں اور مفکرین کے ساتھ مل کر امریکی خفیہ ایجنسی سی آئی اے اور اسرائیلی خفیہ ایجنسی موساد کے اعلیٰ ترین ماہرین کی سرپرستی میں مسلمانوں کے خلاف فکری اور نظریاتی جنگ کرنے کے لئے منصوبے کی تیاری شروع کی اور گذشتہ دنوں یہ لوگ ''فرقان الحق'' کے نام سے نیا قرآن گڑھنے اور اس کا پہلا ایڈیشن شائع کرانے میں کامیاب ہو گئے۔ اس کتاب کو خفیہ طور پر تقسیم کرنے کا سلسلہ بھی شروع ہو چکا ہے۔ یہ کتاب ۱۲ حصوں پر مشتمل ہے۔ پہلا حصہ شائع ہو گیا ہے اور بقیہ حصے مستقبل قریب میں شائع کرائے جائیں گے۔

انتہا پسند یہودی تنظیموں نے نئی کتاب کا قرآن پاک سے موازنہ کرنے کا ارادہ کر رکھا ہے تاکہ مسلمانوں کو یہ باور کرا سکیں کہ نعوذ باللہ قرآن آسمانی کتاب نہیں بلکہ یہ کسی انسان کی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مسلمانوں کے خلاف اس منصوبے کو آئندہ تین چار برس میں مکمل کرنے کی کوشش جاری ہے۔

اخبار نے لکھا ہے کہ اس دوران امریکہ کو یہ ذمہ داری سونپی گئی ہے کہ وہ مشرق وسطیٰ کو کمزور تر بنانے اور اسلامی ممالک کو بڑے ہتھیاروں سے پاک کرنے کے نام پر انہیں غیر مسلح کر دے۔ جب کہ اسرائیلی عظم اریل شیرون کو یہ کام سونپا گیا ہے کہ وہ نشانہ بنا کر اسلامی قائدین اور علماء کو قتل کرنے کا کام شروع کر دیں۔ اس کے بعد

اسلامی ممالک پر امریکی اور یوروپی حملوں کی بوچھار کی جائے گی تاکہ کم سے کم ہلاکتوں اور نقصانات کے ساتھ ان ملکوں پر قبضہ کیا جا سکے۔

مصری اخبار کو جو خفیہ دستاویزات ملی ہیں ان میں کہا گیا ہے کہ اب وقت آ گیا ہے کہ قرآن پاک کے خلاف کھلے عام جنگ لڑی جائے اور اس جنگ میں یہودی اور عیسائی اقوام کا ہر بچہ، نوجوان، بوڑھا اور عورت شرکت کریں۔ کیونکہ مسلمانوں کے ساتھ جنگ کے سوا ہمارے پاس اب کوئی چارہ نہیں رہا اور جنگ کے ذریعہ ہی دنیا سے ان لوگوں کو ختم کیا جا سکتا ہے۔ منصوبہ کے تحت امریکہ اور یورپی ممالک میں مسلمانوں کے سفر اور رہائش اختیار کرنے پر پابندی عائد کر دی جائے گی۔

''فرقان الحق'' قرآن پاک کی آیات میں زبردست تحریف کر کے شائع کی گئی ہے اور مطلب کو سیاق و سباق سے ہٹا کر عجیب و غریب کر دیا گیا ہے''۔

جنیوا ۱۳؍اپریل (رائٹر)

اقوام متحدہ کے کمیشن برائے انسانی حقوق نے مذاہب خصوصاً اسلام کی توہین روکنے کی اپیل کی اور مغرب میں دہشت گردی کے خلاف جنگ کی وجہ سے مسلمانوں کے خلاف تعصب کی مذمت کی ہے۔ ۵۳ رکنی فورم نے ایک قرارداد منظور کی ہے جسے پاکستان نے تنظیم اسلامی کانفرنس کی جانب سے پیش کیا تھا۔ اس میں کہا گیا ہے کہ امریکہ میں ۱۱؍ستمبر کے حملوں کے بعد سے مسلمانوں کو بدنام کرنے کی مہم تیزی سے چلائی گئی جو قابل مذمت ہے۔ مغربی ممالک بشمول امریکہ اور یوروپی یونین نے اس کے خلاف ووٹ دیا اور اسے غیر متوازن بتایا جس میں دیگر مذاہب کی مشکلات کا ذکر نہیں ہے۔ او آئی سی کی قرارداد کے حق میں ۳۱ ممالک نے ووٹ دیئے۔ ۱۶ نے مخالفت میں ووٹ دیئے۔ ۵ غیر حاضر رہے۔

پاکستان کے ایلچی مسعود خان نے ۵۷ مسلم ممالک کی نمائندگی کرنے والی او آئی سی کی جانب سے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کسی بھی مذہب کے بارے میں یہ نظریہ قائم کرنا کہ وہ تشدد کو ہوا دیتا ہے اسے دہشت گردی سے وابستہ کرنا اور اس مذہب کی بے حرمتی ہے۔ اس سے نفرت، تفریق اور عدم اتحاد پیدا ہوتا ہے جو افسوس کی بات ہے۔

انہوں نے عبادتگاہوں اور مذہبی علامتوں پر حملوں کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسلام کو بدنام کرنے کا رجحان بڑھتا جارہا ہے اور دنیا کے بہت سے حصوں میں مسلمانوں اور عربوں کے ساتھ تعصب اختیار کیا جاتا ہے۔

نسل پرستی کے بارے میں اقوام متحدہ کے خصوصی محقق ڈوڈو وڈین کی ایک حالیہ رپورٹ میں کئی مثالیں دی گئی ہیں جیسے کہ ہالینڈ کی فلمی ڈائرکٹر تھیوو ین گوئی کے قتل کے بعد مسلمانوں پر تشدد کیا گیا اور مسلمانوں سے تشدد کا اندیشہ ظاہر کیا گیا۔ اسلام کو خطرے کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ یوروپ میں متعدد اماموں کو ملک بدر کردیا گیا ہے۔

کیوبا اور چین کے وفود ان ممالک میں شامل تھے جنہوں نے بحث کے دوران قرارداد کی حمایت کی۔ حالانکہ چین پر انسانی حقوق کی تنظیمیں الزام لگاتی ہیں کہ وہاں مسلم اقلیت پر بہت ظلم ڈھائے جارہے ہیں۔ کیوبا کے نمائندے اوڈ ولنورائس روڈرگس نے کہا ''اسلام کو بدنام کرنے کے لئے بڑی گہری سازش چل رہی ہے اس کے لئے صرف پچھلے چند سال کے دوران ہالی ووڈ میں بنائی جانے والی فلموں پر ایک نظر ڈال لیں تو آپ کو اندازہ ہوجائے گا۔

''امریکہ، کناڈا اور یوروپی یونین نے قرارداد کو یہ کہہ کر مسترد کردیا کہ اس میں خاص طور سے صرف اسلام پر ہی توجہ دی گئی ہے۔ امریکی نمائندے لیونارڈ لیو نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ یہ قرارداد نامکمل ہے کیونکہ اس میں تمام مذاہب کی صورتِ حال کا ذکر نہیں ہے۔ ہالینڈ نے یوروپی یونین کی طرف سے بولتے ہوئے کہا کہ ان کے بلاک میں مذہبی عدم رواداری انتہائی تشویش کا معاملہ ہے۔ نیز کہا کہ افسوس ہے کہ یورپی یونین او آئی سی کے ساتھ ایک زیادہ متوازن مشترکہ خاکہ پر متفق نہیں ہوسکی۔ ہالینڈ کے سفیر اہان ڈی جونگ نے کہا کہ مذہب یا عقیدے کی بنیاد پر تعصب کسی ایک مذہب یا دنیا کے کسی ایک حصہ تک محدود نہیں ہے''۔

قرآن حکیم پر اعتراض اور اس کا جواب لکھنے کا یہ سلسلہ کوئی نیا نہیں بلکہ اس وقت سے جاری ہے جب اللہ کی جانب سے بذریعۂ جبریل امین علیہ السلام اس کا نزول

پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ہورہا تھا۔ مشرکین عرب اور یہود ونصاریٰ ایڑی چوٹی کا زور لگا کر بھی قرآن حکیم کی کسی ایک آیت کا جواب تیار نہ کرسکے اور انہیں مجبور ہوکر بالآخر یہ کہنا پڑا کہ ''ماھٰذا کلام البشر'' یہ کسی انسان کا کلام ہی نہیں ہے۔ یورپ کے مستشرقین اپنی ہزار کوشش کے باوجود قرآن نہیں بلکہ عربی زبان کو ہی اس کے اصل محور سے دور نہ کرسکے تو پھر وہ آیاتِ قرآن کا جواب کیا لکھ سکیں گے؟ اور پھر ان کے حملوں سے قرآن کا کیا بگڑ سکے گا؟

اسلام اور احکام ومسائل اسلام پہ اعتراضات اور حملوں کا یہ سلسلہ اور مسلمانوں کے ساتھ تعصب اور ان کے تعاقب کی یہ ریت بھی کوئی نئی نہیں ہے۔ آج جو کچھ ہورہا ہے اس کی ورزش صدیوں سے جاری ہے اور آئندہ بھی اس کا تسلسل باقی رہے گا۔ اور اعداء اسلام گذشتہ کی طرح آج اور پھر کل ہر دور میں خائب وخاسر ہی رہیں گے۔ اور ان کے منصوبے خاک میں ملتے ہی رہیں گے۔ انشاء اللہ

۹ رمئی (۲۰۰۵ء) کو یہودی لابی کے امریکی جریدہ ''نیوز ویک'' نے یہ خبر شائع کی کہ گوانتانامو بے (کیوبا) کے عقوبت خانہ میں مسلم قیدیوں کے سامنے قرآن کی بے حرمتی کی جارہی ہے اور اسے ٹھوکر مارنے کے ساتھ بیت الخلاء میں بھی بہایا جارہا ہے۔ یہ خبر شائع ہوکر جیسے ہی مسلمانوں تک پہنچی ویسے ہی ایک ہنگامہ برپا ہوگیا اور ہر طرف سے صدائے احتجاج بلند ہونے لگی۔ امریکہ مخالف جذبات کی چنگاری بھڑک اٹھی اور چند ہی دنوں میں اس نے عالم اسلام کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ سب سے پہلے اور سب سے زیادہ احتجاج افغانستان میں ہوا اور افغانی مسلمانوں نے ہی حرمت قرآن کے تحفظ کی راہ میں اپنا خون بھی بہایا جو کل بروز قیامت انشاء اللہ ان کے میزان عمل کی گراں باریِ حسنِ عمل اور ان کی نجات ومغفرت کا ضامن ہوگا۔

۱۰ر اور ۱۱ر مئی کو جو کچھ ہوا اس کی ہلکی سی جھلک ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

نئی دہلی، ۱۱ر مئی۔

گوانتانامو بے جزیرے میں واقع امریکی بحریہ کے اڈے کی جیل میں امریکیوں کے ہاتھوں قرآن پاک کے نسخوں کی بے حرمتی اور اس کے مقدس صفحات کو غلاظت

ں بہانے کے واقعات پر دن بھر شدید ردعمل کا اظہار کیا جاتا رہا ہے اور افغانی عوام کے درمیان اتنا سخت غم وغصہ ہے کہ وہاں بڑے پیمانے پر تشدد ومظاہرے شروع ہو گئے ہیں جن کے دوران چار افغان باشندے ہلاک اور ۵۰ سے زائد زخمی ہو گئے۔

افغانستان کے مشرقی جلال آباد میں ہزاروں مشتعل مظاہرین سڑکوں پر اتر آئے اور انہوں نے سرکاری دفتروں میں آگ لگا دی۔ دکانیں لوٹ لیں اور اقوام متحدہ کی عمارتوں اور سفارتی مشن پر حملے کیے۔ پولیس نے مظاہرین کو منتشر کرنے کے لئے گولیاں چلائیں۔

صوبائی محکمۂ صحت کے سربراہ فضل محمد ابراہیمی نے تین اسپتالوں سے ملی اطلاعات کے حوالے سے بتایا کہ ان واقعات میں چار افراد ہلاک اور ۵۲ زخمی ہوئے ہیں۔

پولیس فائرنگ کے بعد مشتعل ہجوم نے آج گورنر کے ایک دفتر کو نذر آتش کر دیا۔ عینی شاہدین کے مطابق مشرقی صوبہ جلال آباد کے بازار کے وسط میں پولیس کی فائرنگ سے متعدد افراد زخمی ہوئے ہیں۔ پولیس اور صوبائی حکومت کے افسران نے ٹیلی فون پر بتایا کہ احتجاج جاری ہے۔

ان رپورٹوں سے پاکستان میں سخت غم وغصہ پایا جا رہا ہے۔ پاکستان کی قومی اسمبلی نے کل ایک قرارداد منظور کر کے قرآن کی مبینہ بے حرمتی کی مذمت کی ہے۔ مسٹر عمران خان نے بھی امریکہ سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ اس واقعہ کے لئے معافی مانگے۔ ادھر ہندوستان کی راجدھانی دہلی میں بھی شدید غم وغصہ کا اظہار کیا جا رہا ہے اور اہانتِ قرآن کے حادثہ پر امریکہ کی سخت مذمت کی جا رہی ہے۔

(روزنامہ قومی آواز، نئی دہلی، شمارہ ۱۲ رمئی ۲۰۰۵)

مسلمانوں کے غم وغصہ کی آنچ جیسے جیسے تیز ہوتی گئی اور ان کا احتجاج شدت اختیار کرتا گیا ویسے ویسے امریکی انتظامیہ کی آنکھ کھلتی گئی اور پھر معذرت وصفائی نہیں بلکہ لیپا پوتی اور ہیرا پھیری کا ایک طویل سلسلہ شروع ہو گیا۔

نئی دہلی، ۱۳ رمئی۔ (یو این آئی)

امریکی وزیر خارجہ ڈاکٹر کونڈو لیزا رائس نے کہا ہے کہ قرآن کی بے حرمتی کرنا یا

اسے برداشت کرنا امریکہ کی نہ تو ماضی میں پالیسی رہی ہے اور نہ حال میں اور نہ ہی مستقبل میں ایسا ہوگا۔ انہوں نے سینیٹ کی ایک اہم ترین کمیٹی کے سامنے پیش ہونے سے پہلے خصوصی طور پر اعلان کیا کہ وہ اپنا بیان دینے سے پہلے دنیا بھر کے مسلمانوں سے خطاب کرنا چاہتی ہیں۔

بی بی سی کی اطلاع کے مطابق فارن آپریشنز اور دوسرے پروگراموں کے لئے فنڈ مہیا کرنے والی سینیٹ کی کمیٹی کے سامنے بیان دیتے ہوئے ڈاکٹر رائس نے کہا کہ ہم سب عظیم مذاہب کی مقدس کتابوں کا احترام کرتے ہیں اور قرآن کی بے حرمتی کرنے کو انتہائی قبیح فعل گردانتے ہیں۔ ڈاکٹر رائس نے کہا کہ الزام لگایا گیا ہے کہ گوانتا ناموبے میں تفتیشی افراد نے قرآن کی بے حرمتی کی وجہ سے بہت سے لوگوں کو صدمہ پہنچایا ہے۔ ہمارے فوجی حکام اس الزام کی پوری طرح سے تفتیش کر رہے ہیں۔ اگر یہ الزامات درست ثابت ہوئے تو مناسب اقدامات کئے جائیں گے"۔

لیکن حقائق بہرحال حقائق ہوتے ہیں انہیں صرف بیان بازی سے جھٹلایا نہیں جا سکتا۔ امریکہ مسلمانوں کے ساتھ جس ذہنیت کا مظاہرہ کر رہا ہے اور وہاں مسلمانوں کے ساتھ جس طرح کا سلوک روا رکھا جا رہا ہے وہ سب اس کی تصدیق کر رہے ہیں کہ امریکی افسران نے جس طرح ابوغریب جیل میں عراقی قیدیوں کے ساتھ شرمناک حرکتیں کی ہیں ٹھیک اسی طرح انہوں نے گوانٹا ناموبے میں اہانت قرآن کی قابل صد مذمت ونفریں حرکت کی ہے۔ یہ یقین صرف عام مسلمانوں کا نہیں بلکہ ان مسلم وعرب حکمرانوں کا بھی ہے جو اس وقت امریکہ کے زیر دام ہیں اور اس کے اشارۂ ابرد کے مطابق اپنا اپنا نظام حکومت بنا اور چلا رہے ہیں۔ چنانچہ اندر باہر ہر طرف سے جو آواز بلند ہونی شروع ہوئی وہ کچھ اس طرح دنیا کے سامنے آ چکی ہے۔

نئی دہلی، ۱۳ رمئی۔ (یو این آئی)

امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف تعصب کے واقعات میں زبردست اضافہ ہوا ہے۔ یہ دعویٰ کونسل آف امریکن اسلامک ریلیشنز کی ایک رپورٹ میں کیا گیا ہے۔ بی بی سی نے اس رپورٹ کے حوالے سے بتایا کہ امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف

متعصبانہ ماحول پیدا کر دیا گیا ہے اور اسی متعصبانہ ماحول کا نتیجہ ہے کہ مسلمانوں کے خلاف جرائم کی تعداد میں اضافہ ہو رہا ہے۔ رپورٹ کے مطابق سال ۲۰۰۴ء میں مسلمانوں کے خلاف امریکہ میں تعصب کے واقعات میں ۵۲ فیصد اضافہ ہوا ہے۔ مسلمانوں کے خلاف متعصبانہ جرائم کی تعداد ۲۰۰۳ء کے ۹۳ سے بڑھ کر ۲۰۰۴ء میں ۱۴۱ ہو گئی ہے۔ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ ۲۰۰۴ء میں ۱۵۲۲ ایسے واقعات پیش آئے ہیں جن میں مسلمانوں کو ہراساں کیا گیا یا انہیں تعصب کا سامنا کرنا پڑا۔

بی بی سی کے مطابق امریکی مسلمانوں کے ساتھ تعصب کے بہت تھوڑے واقعات باہر کی دنیا تک پہنچتے ہیں اور ان میں چند ہی ایسے ہوتے ہیں جن میں امریکی حکومت کو چھوٹا موٹا اظہار افسوس بھی کرنا پڑتا ہے۔ اکثر واقعات تو ایسے ہوتے ہیں جو میڈیا تک پہنچتے ہی نہیں ہیں اور اگر پہنچ بھی جائیں تو بش انتظامیہ برملا کہہ دیتی ہے کہ یہ نجی معاملہ ہے اور ان معاملات میں امریکی حکومت کچھ کہنے سے قاصر ہے۔ جیسا کہ واشنگٹن ٹائمز میں پاکستان سے متعلق کتے والا کارٹون چھاپنے کا معاملہ تھا۔ (اگرچہ متذکرہ کارٹون مسلمانوں سے متعلق نہیں بلکہ پاکستان سے متعلق تھا) اس دلیل میں کمزوری یہ ہے کہ مسلمانوں کی تضحیک کرنے والے اور انہیں زک پہنچانے والے وہ لوگ ہیں جن کے کندھوں پر چڑھ کر بش صدارت تک پہنچے ہیں۔ اسی طرح کے لوگوں میں پادری پیٹ رابرٹسن جیسے لوگ بھی ہیں جو بائبل بیلٹ میں بش کے لئے سیاسی زمین ہموار کرتے رہتے ہیں۔ انہوں نے دو ہفتے پیشتر ایک مقبول ٹی وی پر بار بار زور دے کر کہا کہ امریکہ میں مسلمانوں کو عدلیہ یا انتظامیہ میں کوئی ذمہ دارانہ عہدہ نہیں ملنا چاہئے۔ جب ٹی وی میزبان نے ان کو بیان بدلنے یا تردید کرنے کا موقع فراہم کیا تو انہوں نے مزید شدت سے اپنے متعصبانہ موقف کا اعادہ کیا۔ یعنی بقول پادری رابرٹسن کے مسلمانوں کو قانونی سطح پر دوسرے درجے کا شہری بنایا جائے اور ان کو حکومت میں شامل نہ ہونے دیا جائے۔

واشنگٹن میٹروپولیٹن علاقے میں پچھلے دنوں ہی بالٹی مور شہر کی انتظامیہ نے شہر کے اسکولوں کے لئے اسلام کے علاوہ ہر مذہب کی چھٹیاں منظور کی ہیں۔ مسلمان

تنظیموں نے اس سلسلے میں کافی زور لگایا تھا لیکن انتظامیہ نے ایک نہ سنی اور صرف مسلمانوں کا مطالبہ تسلیم نہیں کیا"۔

ریاض، ۱۵ / مئی۔ (رائٹر)

تنظیم اسلامی کانفرنس نے گوانٹانا موبے جیل میں قرآن کی مبینہ بے حرمتی کے واقعہ کی تحقیقات کر کے قصورواروں کو سزا دئے جانے کا مطالبہ کیا ہے۔ ۵۷ مسلم ممالک پر مشتمل تنظیم اسلامی کانفرنس (او آئی سی) نے امریکہ کی وزیر خارجہ کنڈولیزا رائس کو خط لکھ کر اس واقعہ پر حیرانی اور مایوسی کا اظہار کیا۔ اس تنظیم کا صدر دفتر ریاض میں ہے۔ خیال رہے کہ یہودیوں کے زیر انتظام ایک امریکی میگزین نیوز ویک میں خبر آئی تھی کہ امریکہ کی گوانٹانا موبے جیل میں قیدیوں سے پوچھ گچھ کے دوران افسران نے قرآن کو بیت الخلاء میں رکھ کر بہا دیا تھا۔ ۲۰۰۱ء میں طالبان کی سابقہ حکومت کے ہٹائے جانے کے بعد سے امریکہ کو افغانستان میں سب سے بڑے احتجاج کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔

ہر چند کہ امریکہ نے کہا ہے کہ قرآن کی بے حرمتی قابل نفرت عمل ہے اور اسے برداشت نہیں کیا جائے گا اور کہا ہے کہ فوجی انتظامیہ اس معاملہ کی مکمل جانچ کر رہی ہے لیکن ابھی تک یہ معلوم نہیں ہو سکا کہ یہ جانچ کس نہج پر کرائی جا رہی ہے؟ اس معاملے میں صدر پاکستان جنرل پرویز مشرف بھی تشویش ظاہر کر چکے ہیں۔ تنظیم اسلامی کانفرنس نے یہاں ایک بیان میں کہا ہے کہ اس طرح کی حرکتوں سے نہ صرف یہ کہ مسلمانوں کی دل آزاری ہوتی ہے بلکہ شدت پسند عناصر کو حوصلہ ملتا ہے اور اس طرح کے واقعات کو بہانہ بنا کر وہ تشدد کو حق بجانب قرار دے سکتے ہیں"۔

ہندوستان کی مختلف تنظیموں، اداروں، شخصیتوں نے اپنے اپنے طور پر شدید رد عمل کا اظہار کیا جس کا ایک نمونہ ذیل میں حاضر خدمت کیا جا رہا ہے۔

ممبئی، ۱۷ / مئی۔ (یو این آئی)

انڈین یونین مسلم لیگ نے وزیر اعظم سے پر زور اپیل کی ہے کہ گوانٹانا موبے جیل میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے خلاف حکومت ہند امریکہ سے سخت احتجاج کرے

اور مطالبہ کرے کہ قصوروار امریکی حکام کو سخت سزا دی جائے۔ معاملہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن اور دیگر اداروں میں بھی اٹھایا جائے اور آزادانہ عالمی تحقیقات کا مطالبہ کیا جائے۔

وزیراعظم کو ایک تحریری نمائندگی میں انڈین یونین مسلم لیگ کے کل ہند صدر جناب غلام محمود بنات والا نے کہا ہے کہ اس بے حرمتی سے دنیا بھر کے مسلمانوں کو بے حد صدمہ پہنچا ہے۔ حکومت ہند اپنی ذمہ داری پوری کرے۔ حکومت، مسلمانانِ ہند اور دیگر انصاف پسند لوگوں کے غم وغصہ کو نظر انداز کرتے ہوئے انہیں اپنے دکھ اور جائز مطالبے میں تنہا نہیں چھوڑ سکتی۔ مسٹر بنات والا نے اس کی بھی مذمت کی ہے کہ حالیہ رپورٹوں کے مطابق امریکی فوجی تفتیش کار اس شرمناک واقعہ سے انکار کرنا اور اسے دبانا چاہتے ہیں۔ رسالہ نیوز ویک نے مبہم الفاظ میں اس رپورٹ کی لیپا پوتی کی کوشش کی ہے۔ یہ سب کچھ انتہائی غیر اطمینان بخش ہے۔ اس کے علاوہ یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ رسالے پر امریکی دباؤ ہے۔ لہٰذا حکومت ہند اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن و دیگر اداروں میں آزاد عالمی تحقیقات کا مطالبہ کرے۔

اس موقع پر بنات والا نے وزیراعظم کی توجہ دلائی ہے کہ کچھ عرصہ ہوا جب اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن نے اپنے ۶۱ ویں اجلاس میں تجویز منظور کی کہ مختلف ممالک میں مسلمانوں اور عربوں کے ساتھ امتیازی اور ہتک آمیز سلوک کی تحقیقات کی جائے تو رپورٹوں کے مطابق ہندوستان ووٹنگ میں غیر جانبدار رہا۔ یہ انتہائی بدبختانہ اور افسوسناک رویہ تھا جس کی حکومت تحقیق کرے اور پالیسی درست کی جائے۔ حکومت ہند سے اپیل کی گئی ہے کہ فوری اقدام کرائے جائیں"۔

عالم اسلام کے شدید دباؤ سے گھبرا کر امریکی انتظامیہ نے جریدہ نیوز ویک کی یہودی انتظامیہ کو مجبور کیا کہ وہ اس خبر کی تردید کرے اور اس کی صحت سے انکار کرتے ہوئے اس نقصان کی تلافی کی کوشش کرے جو اہانت قرآن کی خبر سے ہوئی ہے۔ نیوز ویک انتظامیہ اور امریکی انتظامیہ کا مشترکہ کردار کچھ اس طرح دنیا کے سامنے آیا بلکہ دنیا کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی مشترکہ کوشش کچھ اس طرح منظر عام پر آئی اور دنیا

نے اچھی طرح سمجھ لیا کہ اندر باہر سے آزادی و جمہوریت کا نعرہ لگانے والا امریکہ کتنا شاطر اور کتنا بے جان اور کھوکھلا ہے۔

واشنگٹن، ۱۸ رمئی۔ (رائٹر)

وہائٹ ہاؤس نے کل نیوز ویک میگزین سے کہا کہ اس کی اس جھوٹی خبر سے کہ گوانتانامو بے میں امریکی تفتیش کاروں نے قرآن کی بے حرمتی کی ہے عالم اسلام میں امریکہ کی جو امیج خراب ہوئی ہے اسے درست کرنے میں وہ اس کی مدد کرے۔

نیوز ویک نے کل یہ کہہ کر اپنی رپورٹ واپس لے لی تھی کہ وہ ۹ رمئی والی اس رپورٹ کی صداقت ثابت کرنے سے قاصر ہے کہ فوج کی ایک رپورٹ میں قرآن کی بے حرمتی کا ذکر آیا ہے۔ مذکورہ رپورٹ میں یہ کہا گیا تھا کہ گوانتانامو بے میں تفتیش کاروں نے قیدیوں کو لب کشائی پر مجبور کرنے کے لئے قرآن کا کم از کم ایک نسخہ بیت الخلاء میں بہایا تھا۔

عراق پر امریکہ کی قیادت میں ہونے والے حملہ اور پھر ابوغریب جیل میں عراقی قیدیوں کے ساتھ بدسلوکی کی وجہ سے عالم اسلام میں پہلے سے ہی امریکہ مخالف جذبات پائے جاتے تھے۔ ایسے میں نیوز ویک کی مذکورہ رپورٹ نے جلتی پر تیل کا کام کیا اور پھر پورے عالم اسلام میں پرتشدد مظاہرے شروع ہو گئے۔ افغانستان میں مظاہروں کے دوران سولہ افراد ہلاک اور ۱۰۰ سے زائد زخمی ہوئے ہیں۔ گذشتہ ایک ہفتہ کے اندر قرآن کی بے حرمتی والے واقعہ کی مذمت مصر، سعودی عرب، بنگلہ دیش، ملائیشیا اور عرب لیگ نے کی ہے۔

وہائٹ ہاؤس کے ترجمان اسکاٹ میک کلین نے کہا کہ نیوز ویک نے کل جو قدم اٹھایا ہم اس کی تعریف کرتے ہیں۔ وہ ایک اچھا قدم تھا اور اب ہم یہ دیکھنا چاہیں گے کہ نیوز ویک اس نقصان کو دور کرنے میں مدد دے جو ہو چکا ہے۔ خاص طور سے اس خطہ میں۔ انہوں نے مزید کہا کہ بلاشبہ نیوز ویک اسے دور کرنے کی اہلیت رکھتا ہے۔ مسٹر میک کلین نے کہا کہ نیوز ویک کے ذمہ داروں کو یہ بتانا چاہئے کہ کیا ہوا اور کیوں ان سے غلطی ہوئی؟ وہ امریکی فوج کی پالیسیوں اور طرز عمل کے بارے میں بھی بتا سکتے

ہیں۔امریکی فوج قرآن پاک کا بہت احترام کیا کرتی ہے۔

عالم عرب کے بہت سے حصوں میں امریکہ کی امیج مسخ ہوئی ہے کیونکہ عراق میں تشدد کا سلسلہ جاری ہے اور گذشتہ سال ایسے انکشافات ہوئے تھے کہ ابوغریب جیل کے امریکی محافظین نے قیدیوں کے ساتھ جسمانی و جنسی ایذا رسانی کی تھی۔عربوں میں اس وجہ سے بھی ناراضگی ہے کہ افغانستان میں پکڑے جانے والے ۵۰۰ سے زائد قیدیوں کو گوانتانا موبے قید خانہ میں رکھا گیا ہے۔ان میں اکثریت عربوں کی ہے۔انتظامیہ کے افسران اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ مسلم رائے عامہ کو بدلنا انتہائی مشکل ہوگا“۔

ریڈ کراس کی بین الاقوامی کمیٹی نے ۲۰۰۲ء میں امریکی پنٹاگن سے شکایت کی تھی کہ گوانتانا موبے کی جیل کیمپ ڈیلٹا میں مسلم قیدیوں کو انسانیت سوز سزائیں دی جارہی ہیں اور ان کے سامنے دیدہ و دانستہ اہانت قرآن کر کے ان کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچائی جارہی ہے۔مگر امریکہ اس شکایت کو نظر انداز کرتا رہا اور اس کی یہ ہٹ دھرمی اب تک قائم ہے۔

واشنگٹن،۲۰ رمئی۔(رائٹر)

انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی نے ۲۰۰۲ء میں ہی امریکی محکمہ دفاع پنٹاگن کو یہ بات بتائی تھی کہ گوانٹانا موبے جیل میں امریکی افسران قرآن مجید کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔ یہ انکشاف ایسے وقت میں ہوا ہے جب ”نیوز ویک“ میں قرآن مجید کی بے حرمتی کے بارے میں شائع رپورٹ پر دنیا بھر میں مسلمانوں نے شدید ردعمل ظاہر کیا ہے اور بش انتظامیہ مسلمانوں کے غم وغصہ کو سرد کرنے کی ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔انٹرنیشنل ریڈ کراس کمیٹی کے ترجمان سائمن شورنو نے کہا کہ کمیٹی نے ۲۰۰۲ء میں اور ۲۰۰۳ء کے اوائل میں پنٹاگن کو متعدد بار یہ اطلاع دی تھی کہ گوانٹانا موبے کے قیدیوں نے شکایت کی ہے کہ امریکی حکام قرآن مجید کی بے حرمتی کر رہے ہیں۔شورنو نے کہا کہ اگر امریکی حکومت نے بروقت اقدامات کئے ہوتے تو اس طرح کی شکایات کا موقع نہیں ملتا۔ ترجمان نے م یہ وضاحت کرنے سے انکار کر دیا کہ آیا ان قیدیوں نے امریکی افسران کے ذریعہ قرآن مجید کو بیت الخلاء میں بہانے یا پوچھ تاچھ کے دوران قرآن کی

بے حرمتی کرنے کی شکایت کی تھی۔گوانٹانا موبے کے سابق قیدی اور ان کے وکلاء بار ہا یہ الزامات لگاتے رہے ہیں کہ امریکی اہلکار گوانٹانا موبے میں مسلم قیدیوں کو ذہنی اذیت دینے کے لئے قرآن مجید کو بیت الخلاء میں بہادیتے ہیں۔

پنٹاگن کے افسران نے اس ہفتے کہا تھا کہ وہ اس طرح کے الزامات کو اس قابل نہیں سمجھتے کہ ان کی تفتیش کی جائے۔پنٹاگن کے ایک ترجمان برائن وہائٹ مین نے کہا کہ بین الاقوامی ریڈ کراس کمیٹی نے گوانٹانا موبے میں قیدیوں کی شکایات کے سلسلے میں بہت کم مواقع پر پنٹاگن سے رابطہ قائم کیا۔اور قرآن کی بے حرمتی کے کسی واقعہ کی عینی شہادت کبھی نہیں پیش کی۔حقوق انسانی کے لئے سرگرم ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ نیوز ویک میں شائع ہونے والی رپورٹ کے بعد گوانٹانا موبے اور دنیا میں دوسرے مقامات پر واقع امریکی قید خانوں میں مسلم قیدیوں کے ساتھ کی جانے والی مذہبی تذلیل اور اہانت کی خبریں پس منظر میں چلی گئی ہیں۔

تنظیم کے ریڈر براڈی نے کہا کہ امریکہ دنیا بھر میں مسلم قیدیوں کے مذہبی جذبات کو ٹھیس پہنچا کر ان کی تذلیل کر رہا ہے۔انہوں نے ایک سابق فوجی مترجم کا حوالہ دیا جس نے الزام لگایا ہے کہ گوانٹانا موبے میں امریکی گارڈ مسلم قیدیوں کے سامنے قرآن مجید کو مسلسل ٹھوکریں مارا کرتے تھے“۔

واشنگٹن،۲۶ رمئی۔(رائٹر)

ایف بی آئی کے ایک ایجنٹ نے ۲۰۰۲ء کی دستاویزات میں لکھا تھا کہ گوانٹانا موبے (کیوبا) کے امریکی بحری اڈے میں رکھے گئے قیدی نے امریکی جیلروں پر الزام لگایا تھا کہ انہوں نے قرآن کے نسخہ کو بیت الخلاء میں بہایا تھا۔پنٹاگن کا کہنا ہے کہ یہ الزام قابل اعتبار نہیں ہے۔یہ دستاویز کل جاری کی گئی ہے جب کہ ایک ہفتہ قبل بش انتظامیہ نے نیوز ویک میں دی گئی اس خبر کو جھوٹا بتایا تھا کہ قیدیوں کو بولنے پر مجبور کرنے کے لئے قرآن کا نسخہ ٹوائلٹ میں بہادیا گیا تھا۔جس کے بعد میگزین نے بھی یہ کہہ کر مضمون واپس لے لیا تھا کہ وہ اس خبر کو ثابت نہیں کر سکتا۔اس واقعہ کی دنیا بھر کے مسلمانوں نے مذمت کی تھی اور افغانستان میں بڑے پیمانہ پر مظاہرہ ہوئے تھے اور

سولہ افراد مارے گئے تھے۔

جونئی دستاویزات جاری کی گئی ہیں وہ یکم اگست ۲۰۰۲ء کی ہیں جن میں قیدیوں کے ایک روز پہلے کے بیانات کا خلاصہ ہے مگر ان کے نام نہیں بتائے گئے ہیں۔ امریکہ کی سول لبرٹیز یونین نے ''اطلاعات کے حق'' قانون کے تحت حکومت سے ایف بی آئی کے کاغذات حاصل کئے ہیں۔ ایف بی آئی ایجنٹ نے لکھا ہے کہ ''ذاتی طور سے اسے امریکہ سے کوئی پرخاش نہیں تھی۔ مگر قید خانے میں محافظوں نے اس کے ساتھ اچھا سلوک نہیں کیا۔ ان کا رویہ بہت ہی خراب ہے۔ ۵ ماہ پہلے یہ محافظ قیدیوں کو بری طرح زدوکوب کرتے تھے۔ انہوں نے قرآن کا نسخہ پانی میں بہادیا تھا۔ اس میں پنٹاگن کے ترجمان لارنس ڈی ریتا نے کہا کہ قیدی کے بیان میں کہی گئی یہ بات قابل اعتبار نہیں ہے۔ خصوصاً قرآن والی بات۔ ترجمان نے کہا کہ امریکی فوج نے ۱۴ مئی کو قیدی سے پوچھ تاچھ کی تھی وہ بہت تعاون کر رہا تھا اور سوالوں کے جواب دے رہا تھا مگر اس نے یکم اگست ۲۰۰۲ء کو ریکارڈ کئے گئے بیان کی تصدیق نہیں۔ انہوں نے کہا وہ نہیں جانتے کہ کیا یہ شخص اپنے الزام سے مکر گیا ہے۔ اس طرح کے گھناؤنے الزامات کہ ہمارے آدمی قیدیوں کو دھمکانے کے مقصد سے قرآن کی بے حرمتی کریں گے ناقابل اعتبار ہیں۔

دستاویزات سے پتہ چلتا ہے کہ قیدی اپنے اوپر زیادتیوں اور قرآن کی بے حرمتی کی باتیں اپریل ۲۰۰۲ء سے کہہ رہے ہیں۔ یعنی کہ گوانتانا موبے میں پہلے قیدی کی آمد کے تین ماہ بعد سے۔ دیگر دستاویزات میں بھی ایف بی آئی ایجنٹوں نے کہا ہے کہ گوانتانا موبے کے قیدیوں نے امریکی عملہ پر یہ الزام بھی لگائے ہیں کہ وہ قرآن کو ٹھوکریں مارتے ہیں اور اسے زمین پر پٹختے ہیں اور قیدیوں کو پیٹتے ہیں۔

سول لبرٹیز کے وکیل جمیل جیفر نے کہا ''افسوس کی بات ہے کہ ہم نے پچھلے چند سالوں میں یہ بات جانی ہے کہ گوانٹے ناموبے اور دیگر مقامات میں بدسلوکی کے بارے میں قیدیوں کے بیانات امریکی سرکار کے بیانات سے زیادہ سچ ثابت ہوئے ہیں۔ سابق قیدیوں اور موجودہ قیدیوں کے ایک وکیل نے کہا تھا کہ گوانٹے ناموبے میں امریکی عملہ نے قرآن کا نسخہ بیت الخلاء میں رکھ دیا تھا تاہم پنٹاگن کا کہنا ہے کہ وہ

ان الزامات کا اعتبار نہیں کرتے۔

اپریل ۲۰۰۳ء کی دستاویز میں ایف بی آئی ایجنٹ نے ایک اور قیدی کا بیان لکھا ہے جس میں ایک پوچھ تاچھ کرنے والی خاتون نیم برہنہ ہو کر قیدی کی گود میں بیٹھ کر فحش حرکتیں کرنے لگی تھی۔ نہ صرف یہ بلکہ قیدی کے چہرے اور سر پر غلاظت بھی مل دی تھی۔ خود گوانٹے ناموبے کے ایک سابق افسر نے اپنی کتاب میں اسی طرح کے واقعہ کا ذکر کیا ہے۔ مگر وائٹ ہاؤس کے ترجمان برائن وائٹ مین اسے ماننے کے لئے تیار نہیں''۔

گوانتانا موبے اور افغانستان کی جیلوں میں بار بار مسلم قیدیوں کے سامنے قرآن کی اہانت کی جاتی رہی ہے اور ان کے مذہبی جذبات کو جان بوجھ کر مجروح کیا جاتا رہا ہے۔ سیاسی مبصرین کا یہ بھی کہنا ہے کہ اس حرکت کا ایک خاص مقصد یہ ہوتا ہے کہ اس کے ذریعہ دیکھا اور جانچا جائے کہ کون قیدی اہانت قرآن پر کتنا مشتعل ہوتا ہے؟ تاکہ اسی پیمانہ سے اس کی ''دہشت گردی'' کا معیار قائم کیا جائے کہ جو جتنے شدید ردعمل کا اظہار کرے وہ اتنا ہی بڑا ''دہشت گرد'' ہے۔

امریکی ویب سائٹ Anti war,cam پر ۱۶ رمئی ۲۰۰۵ء میں کالگا کوس کی نشر کی گئی ایک تحریر کا اردو ترجمہ از ظفر الاسلام خان یہاں پیش کیا جا رہا ہے جس سے اہانت قرآن کے تسلسل کے ساتھ امریکی قرآن دشمنی کا گھناؤنا چہرہ کچھ مزید واضح اور بے نقاب ہو کر سامنے آجاتا ہے۔

''وہائٹ ہاؤس کی طرف سے صفائی دینے کے باوجود گوانتانا موبے جیل میں مقدس کتاب کی بے حرمتی کے واقعات، جیسا کہ نیوز ویک کے ۹ رمئی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں لکھا گیا ہے، قیدیوں کے سامنے اکثر ہوتے رہتے ہیں اور ان کا تذکرہ بھی دوسرے ممالک میں اکثر ہوتا رہتا ہے۔ گونٹا ناموبے (کیوبا) اور بگرام جیل (افغانستان) کے سابق قیدیوں کے کہنے کے مطابق وہاں کے تفتیش کار افسران قرآن پر بیٹھتے اور کھڑے ہوتے رہے ہیں۔ اسے لات مار کر پھینک دیتے ہیں یا اس پر پیشاب بھی کر دیتے ہیں۔

نیوز ویک میں اس رپورٹ کے چھپنے سے پہلے ہی نیویارک ٹائمز نے گوانتا

ناموبے جیل کے ایک اہل کار کے بیان کو بتاریخ یکم مئی ۲۰۰۵ء شائع کیا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ قیدیوں کے بار بار کے احتجاج سے مجبور ہو کر کمانڈر نے اس واقعہ پر معافی مانگی تھی جب کہ قرآن کریم کو مبینہ طور پر کوڑے کے ڈھیر پر پھینک دیا گیا تھا اور پیروں تلے روندا گیا تھا جس کے نتیجے میں گوانٹانا موبے جیل کے قیدیوں نے مارچ میں بھوک ہڑتال کردی تھی۔ اس واقعہ کے بارے میں نیویارک ٹائمز نے یکم مئی ۲۰۰۵ء کے شمارے میں ایک سابق قیدی ناصر المطیری کا انٹرویو شائع کیا تھا جس میں اس نے کہا تھا کہ یہ ہڑتال اس وقت ختم کی گئی جب ایک اعلیٰ افسر نے تمام کیمپ والوں سے معافی مانگی تھی۔ نیویارک ٹائمز نے یہ بھی لکھا تھا کہ گوانٹانا موبے کے ایک سابق تفتیش کار نے ٹائمز سے ایک انٹرویو میں بھوک ہڑتال اور قرآن کی بے حرمتی اور اس پر معافی کی تصدیق کی تھی (نیویارک ٹائمز، یکم مئی ۲۰۰۵ء)

بھوک ہڑتال اور معافی کے واقعہ کی ایک اور سابق قیدی شفیق رسول نے انگلینڈ کے اخبار مانچسٹر گارڈن (۳؍دسمبر ۲۰۰۳ء) کو دیے گئے اپنے انٹرویو میں تصدیق کی تھی جو اس نے ۲۰۰۳ء میں دیا تھا۔ ایک سابق قیدی جمال الحارث نے بھی لندن کے اخبار ڈیلی میرر (۱۲؍مارچ ۲۰۰۴ء) کو دیے ہوئے انٹرویو میں اس کی تصدیق کی تھی۔ بیت الخلاء والے واقعہ کو واشنگٹن پوسٹ (۲۶؍مارچ ۲۰۰۳ء) نے افغانستان کے ایک سابق قیدی سے انٹرویو کے بعد شائع کیا تھا جو اس طرح ہے:

”احسان اللہ (عمر ۲۹ سال) نے کہا کہ امریکی فوجیوں نے، جنہوں نے اس سے پہلے قندھار (افغانستان) میں اس سے پوچھ تاچھ کی تھی اور بعد میں اسے گوانٹا ناموبے بھیج دیا تھا، اسے مارا تھا اور طعنہ دینے کے طور پر اور ذہنی اذیت کی غرض سے قرآن پاک بیت الخلاء میں پھینک دیا تھا۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ ہمارے لئے بہت تکلیف دہ بات تھی۔ ہم نے ان سے بہت منت سماجت کی تھی کہ مقدس قرآن کے ساتھ ایسا سلوک نہ کریں۔

بیت الخلاء والے واقعہ کی تصدیق گوانٹانا موبے کے ایک سابق قیدی آصف اقبال نے بھی کی تھی جو مارچ ۲۰۰۴ء میں برٹش افسران کے حوالے کیا گیا تھا لیکن اس

کو بعد میں بغیر کسی الزام کے رہا کر دیا گیا تھا۔ اس نے بتایا کہ ”وہاں پر جو پہریدار تعینات تھے ان کا سلوک قرآن اور ہماری عبادت کی طرف سے ایسا تھا کہ جس سے ہمیں زیادہ سے زیادہ ذہنی تکلیف ہو۔ وہ قرآن کو جوتوں سے ٹھوکر مارتے تھے۔ بیت الخلاء میں پھینک دیتے تھے اور عام طور پر اس کی بے حرمتی کرتے تھے“۔ (سنٹر فار کانسٹیٹیوشنل رائٹس، ۱۴؍اگست ۲۰۰۴ء)

مراکش کے ایک سابق قیدی محمد مازوز نے دعویٰ کیا تھا کہ افغانستان کی بگرام جیل میں امریکی فوجی قرآن پر پیشاب کرتے تھے۔ اس بات کو مراکش کے اخبار ”لاگازیٹ“ نے ۱۲؍اپریل ۲۰۰۵ء کی اشاعت میں شائع کیا تھا جس کا انگریزی ترجمہ Cage Prisoners نامی ویب سائٹ پر دستیاب ہے جو خود کو غیر مسلکی اسلامی حقوق انسانی ویب سائٹ بتاتا ہے۔ ایک انگریز قیدی طارق درگول نے بھی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کیا ہے جس میں قرآن کی بے حرمتی کی گئی ہے جو اس نے Cage Prisoners نامی ویب سائٹ سے انٹرویو میں کہی تھی۔ قرآن کی بے حرمتی کا واقعہ گوانٹانا موبے کے ایک سابق قیدی عبدالرحیم مسلم دوست نے بھی بیان کیا تھا جسے بی بی سی نے ۲؍مئی ۲۰۰۵ء کو نشر کیا تھا۔

افغان وعراق کو ظالمانہ وجارحانہ طور پر تاخت وتاراج کرنے والا امریکہ نہ ان کے عزائم کو توڑ سکا نہ ان کی غیرتِ ایمانی کو اپنے قابو میں کر سکا۔ ابوغریب جیل میں اس کی انسانیت کشی اور گوانٹانا موبے جیل میں اس کی اسلام دشمنی طشت ازبام ہو چکی ہے۔ عالم اسلام اس کے خلاف سراپا احتجاج بن چکا ہے اور امریکہ خود اپنے جال میں پھنس کر رہائی اور فرار کی راہیں تلاش کر رہا ہے۔ اگر اس کے اندر ذرا بھی انسانیت اور انصاف وآزادی رائے کی رمق باقی ہے تو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنی انسانیت دشمنی واسلام دشمنی کے تازہ ترین جرائم کے ارتکاب پر عالم اسلام اور ساری دنیا سے معافی مانگے اور مجرموں کے خلاف فوری کارروائی کرتے ہوئے انہیں قرار واقعی سزا دے۔ قرآن کے ساتھ ہونے والے سنگین مذاق واہانت کی یہی سزا ہے اور دیر سویر یہ سزا امریکہ کو بھگتنی ہی ہوگی۔ واللہ غالبٌ علیٰ امرہ وھو الغالب القاهر الجبار۔

عورت کی امامت یا امریکی شرارت؟

یہود ونصاریٰ کی اسلام دشمنی کے مظاہر اور نمونے تاریخ اسلام کے صفحات پہ جابجا بکھرے ہوئے ہیں اور صہیونی وصلیبی سازشوں وفریب کاریوں نے مسلمانانِ عالم کے دلوں پہ بارہا کاری زخم لگائے ہیں۔ ان کی کینہ توز فطرت، نفرت انگیز سرِشت اور مسلم آزار ذہنیت صدیوں سے عالم آشکار ہے اور قرآن حکیم ناطق وشاہد ہے کہ۔

وَلَنْ تَرْضىٰ عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرىٰ حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ (سورۃ البقرہ: آیت ۱۲۰) اور ہرگز تم سے یہود ونصاریٰ راضی نہ ہوں گے جب تک ان کے دین کی پیروی نہ کرو۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرىٰ اَوْلِيَاۤءَ بَعْضُهُمْ اَوْلِيَاۤءُ بَعْضٍ (سورۃ المائدہ: آیت ۵۱) اے ایمان والو! یہود ونصاریٰ کو دوست نہ بناؤ۔ وہ آپس میں ایک دوسرے کے دوست ہیں۔

شریعتِ اسلامیہ کے خلاف انگشت نمائی اور اس کے احکام ومسائل کو اپنے حملوں کا نشانہ بنانے میں یہودی وعیسائی ہمیشہ پیش پیش رہے ہیں۔ باہمی شدید آویزش اور مذہبی وتاریخی اختلاف کے باوجود یہودیوں کی صہیونیت اور عیسائیوں کی صلیبیت اس وقت اسلام کے خلاف عالمی سطح پر متحد ہے اور زندگی کے ہر میدان میں مسلمانانِ عالم کی پسپائی وذلت وخواری کی وہ خواہاں اور اس کے لئے اپنے تمام تر جدید وسائل وذرائع کے ساتھ کوشاں ہے جس کی قیادت دور حاضر کا سب سے بڑا طاغوت امریکہ کر رہا ہے اور پوری بے شرمی وڈھٹائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے صہیونیت وصلیبیت کے ناپاک عزائم اور مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کا سب سے بڑا اڈہ بنا ہوا ہے۔ ثبوت کے لئے اس کی ایک تازہ ترین حرکت وشرارت کا نمونہ ذیل میں

حاضر خدمت ہے۔

واشنگٹن، ۲۵/اپریل (یو این آئی)

امریکہ کی اسرائیل نوازی کو مزید پختہ کرنے کے لئے امریکی کانگریس نے ایک قرار داد منظور کی ہے جس میں مقبوضہ بیت المقدس کو اسرائیل کا ناقابل تقسیم دارالحکومت قرار دیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ یہودیوں کو مسجد اقصیٰ میں اپنی عبادت کرنے کا پورا حق ہے۔

پاکستانی روز نامہ ''خبریں'' نے یہ اطلاع دیتے ہوئے لکھا ہے کہ امریکی اراکین پارلیمنٹ کی قرارداد نمبر ۱۴-۵ کے مطابق مشرق وسطیٰ میں کسی آزاد فلسطینی ریاست کے قیام کو القدس کے اسرائیلی دارالحکومت ہونے کے ساتھ مشروط قرار دیا گیا ہے۔ مڈل ایسٹ اسٹڈی سینٹر کی رپورٹ کے مطابق امریکی کانگریس کا یہ فیصلہ سابقہ تمام قراردادوں کے برعکس ہے۔ اس میں واضح طور پہ کہا گیا ہے کہ یہودیوں کو القدس میں آزادانہ آنے جانے اور مسجد اقصیٰ میں مذہبی فرائض کی ادائیگی کا حق حاصل ہے۔

قرارداد میں القدس کو تاریخی اعتبار سے اسرائیل کا دارالحکومت ثابت کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ القدس ۳۰۰۰ برس سے یہودیوں کا دارالحکومت رہا ہے۔ کسی دوسری قوم کو اس پر حق جتانے کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ مزید یہ کہ تورات میں اس کا تذکرہ ۷۶۶ بار آیا ہے جب کہ قرآن مجید میں بیت المقدس پر مسلمانوں کا حق کہیں بھی نہیں بتایا گیا ہے۔ قرارداد میں مزید کہا گیا ہے کہ اسرائیل نے تمام ادیان کو مذہبی آزادی کا حق دے رکھا ہے لیکن اس نے واضح کر دیا ہے کہ جب تک القدس کو اسرائیل کا دارالحکومت تسلیم نہیں کیا جائے گا، اسرائیل کسی آزاد فلسطینی ریاست کو تسلیم نہیں کرے گا۔ (۲۶/اپریل ۲۰۰۵ء کے اخبارات)

اسلام دشمن عناصر اور مستشرقین نے صدیوں سے احکام ومسائلِ شرعیہ کو اپنے اعتراضات اور شکوک وشبہات کا نشانہ بناتے رہنے کی جو مہم چھیڑ رکھی ہے وہ اس وقت اپنے دور شباب سے گذر رہی ہے جس کا اظہار پرنٹ میڈیا اور

الکٹرانک میڈیا کی یاوہ گوئیوں اور ہرزہ سرائیوں سے شب و روز ہو رہا ہے اور ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر وہ پہلو نمایاں کئے جا رہے ہیں جن سے شریعت اور مسلم جذبات کے مجروح ہونے کا ادنیٰ امکان بھی پایا جا رہا ہے۔ کچھ مسلم ناموں کے پردے میں چھپ کر بھی یہ کھیل کھیلا جا رہا ہے جن میں سے چند نام یہ ہیں۔ آنجہانی حمید دلوائی و سلمان رشدی و انور شیخ اور تسلیمہ نسرین و امینہ ودود و اسراء نعمانی۔ اسی طرح جن مسائل کو آج کل زیادہ مشق ستم بنایا جا رہا ہے ان میں جہاد، تعددِ ازدواج، پردہ اور طلاق ثلثہ ہیں۔ ایک مسئلہ کا آج کل تازہ تازہ اضافہ ہوا ہے اور وہ ہے امامتِ نسواں یعنی نماز میں عورتوں کی امامت۔

۱۸؍مارچ کو میڈیا کے اندر اس حادثہ کا بڑا چرچا ہوا کہ مین ہیٹن نیویارک (امریکہ) کے ایک گرجا گھر میں ایک افریقی نژاد مسلم عورت امینہ ودود نے سو ڈیڑھ سو عورتوں و مردوں پر مشتمل جماعت کی امامت کی ہے۔ یہ امینہ ودود صاحبہ ورجینا کامن ویلتھ یونیورسٹی امریکہ کی پروفیسر اور ''قرآن اور مسلم عورت'' نام کی ایک کتاب کی مصنفہ بھی ہیں۔ مسلمانوں نے کسی مسجد میں انہیں امامت کی اجازت نہیں دی تو ایک گرجا گھر میں مسلح پہرہ کے ساتھ انہوں نے نماز جمعہ پڑھائی۔ شرٹ پتلون میں ملبوس رہنے والی ایک آوارہ گرد امریکی خاتون اسراء نعمانی اس تحریکِ امامت نسواں کی قائد ہیں۔ مسلم ویک اپ اور مسلم ودمنز فریڈم ٹور نام کی دو تنظیموں نے اس مظاہرۂ امامت کا اہتمام کیا تھا۔ اخبارات ٹی وی و انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ ہفتوں پہلے اس کی تشہیر کی گئی۔ ٹرانسپورٹیشن کا انتظام کیا گیا اور اس طرح کے ایک فارم کی بھی شرکاء جماعت سے پیشگی خانہ پری کرائی گئی کہ ''مسلم عورتوں کی آزادی کے لئے اس اقدام کی حمایت کی جاتی ہے''۔ ان ساری تیاریوں کے باوجود شرکاء جماعت کی تعداد ڈیڑھ سو کے اندر ہی محدود تھی۔ اسراء نعمانی اور امینہ ودود کی مسلم معاشرہ میں پہلے ہی کوئی حیثیت نہیں تھی بلکہ ان سے مسلمان نالاں اور سخت بیزار تھے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک یہودی جرنلسٹ ڈانیل پرل کی اسراء نعمانی گہری دوست اور اس کی داشتہ بھی تھی۔

بمبئی میں پیدا شدہ امریکی خاتون اسراء نعمانی نے دعویٰ کیا تھا کہ وہ علامہ شبلی نعمانی کے گھرانے کی ایک فرد ہے لیکن شبلی نعمانی کی ایک پوتی مومنہ سہیل سلطان نے اخباری بیان دے کر اس کی تردید کرتے ہوئے کہا ہے کہ ہمارے خونی اور خاندانی رشتہ میں اسراء نعمانی نام کی کوئی لڑکی نہیں ہے۔

میڈیا نے امریکہ سے ہندستان تک کس چٹخارہ کے ساتھ امامتِ نسواں کا ذکر کیا اور شرانگیزی کی کوشش اس کا ایک چھوٹا سا نمونہ اس وقت میرے سامنے ہے۔ ہندی روزنامہ راشٹریہ سہارا دہلی و لکھنؤ کے شمارہ ۲؍اپریل میں شائع شدہ ایک تجزیاتی مضمون کا اقتباس ملاحظہ ہو جسے کسی محترمہ انیکا انجم نے تحریر کیا ہے۔

''امریکہ کے ورجینیا کامن ویلتھ یونیورسٹی میں اسلامیات کی پروفیسر ڈاکٹر امینہ ودود نے نیویارک کے ایک قصبہ مین ہیٹن میں مردوں اور عورتوں کو ایک ساتھ جمعہ کی نماز پڑھا کر ایک تاریخ لکھ دی ہے۔ مسلمانوں کے ایک طبقہ کا ماننا ہے کہ اس طرح کی نہ تو کوئی مثال ہے نہ ہی اس کی اسلام میں اجازت! دوسری طرف امینہ اور ان کے حمایتیوں کی دلیل ہے کہ اس طرح کی مثال اسلام میں ہے مگر مردوں نے مذہبی باتوں کی اپنے حساب سے تشریح کر کے اسے دبا دیا ہے۔

امینہ کے نماز پڑھانے کا انتظام امریکی مسلمانوں کی تنظیم پروگریسیو مسلم یونین نے کی تھی۔ یونین نے ۴؍جون ۲۰۰۴ء کو ویسٹ ورجینیا کے مارگن ٹاؤن کی مسجد میں عورتوں کو صدر دروازہ سے داخل کرایا تھا۔ پہلے انہیں پچھلے دروازہ سے آنے اور پھر سب سے پچھلی قطار میں کھڑے ہونے کی اجازت تھی۔ اس سال یہ تنظیم عورتوں کی امامت سمیت انہیں مذہبی رہنما بننے کا حق دلانے کے لئے جد و جہد کر رہی ہے۔

دنیا کی کئی تنظیموں نے امینہ کی کوششوں کی تعریف کی ہے۔ امریکہ میں نیوجرسی پبلک اسکول کے حسن عبدالغفار کا کہنا ہے۔ یہ وقت کی مانگ ہے۔ کناڈا کے ٹورنٹو میں ریسرچ کر رہی عرشیہ اعظم کہتی ہیں۔ ہمیں اب اس طرح کی جماعت بنانی چاہئے اور مجھے فخر ہے کہ میں اس کا حصہ ہوں۔ نیویارک میں مسلم ریفارم موومنٹ

آرگنائزیشن چلانے والے سلطان حمید بھی امینہ اور پروگریسیو مسلم یونین کو روایت شکنی کی مبارکباد دیتے ہیں۔

بہر حال! امینہ کے مخالفوں کی تعداد کم ہے اور وہ اس کے حمایتیوں جیسے اہم نہیں ہیں۔ عورتوں کے حقوق پر بحث چھڑنے سے انہیں اپنے حقوق حاصل کرنے میں آسانی ہوگی۔ یقیناً یہ اسلام کے مساوات کے اصول کو عملی جامہ پہنانے کی جہت میں اہم قدم ہے۔ (ہندی روزنامہ راشٹریہ سہارا، شمارہ ۲ راپریل ۲۰۰۵ء)

اس تجزیاتی مضمون کے آخری دونوں پیراگرافوں کو غور سے پڑھیے اور بار بار پڑھیے۔ جس سے بیک وقت کئی حقائق آپ کی نظر میں واشگاف ہوجائیں گے کہ شریعت نا آشنا اور اسلام بیزار طبقات کے نام نہاد دانشوروں اور صحافیوں کا انداز فکر اور طریقۂ کار کیا ہے؟ وہ صداقت وواقعیت کا گلا گھونٹ کر کسی مسئلہ اور واقعہ کو اپنی سوچ کے مطابق کس طرح پیش کرتے ہیں؟ کس طرح وہ انحراف پسندوں کو اکساتے اور ان کی حوصلہ افزائی کرتے ہیں؟ علم شریعت واتباع شریعت سے کوسوں دور رہنے والوں کو وہ کس طرح اسلامی اسکالر کا تمغۂ اعزاز عطا کرتے ہیں؟ کس طرح وہ ناقابلِ اعتناء تعداد کو اکثریت بلکہ بمنزلۂ کل شمار کرتے ہیں اور اسے ہی قوم وملت کی آواز قرار دیتے ہیں؟ حقوق اور آزادی کے نام پر وہ کس طرح خام ذہن اور غافل افراد کا شکار کرتے ہیں؟ اور مساوات کے پردے میں وہ انتشار وانار کی پھیلانے کی کیسی گھناؤنی حرکت کا ارتکاب کرتے ہیں؟

اسراء نعمانی اور امینہ ودود نے عورتوں کی امامت کا فتنہ جس انداز سے چھیڑا ہے وہ صلیبی وصہیونی شیطنت اور بالفاظ دیگر امریکی شرارت کا ایک تازہ نمونہ ہے۔ اس فتنۂ تازہ اور اس کے اصل کردار پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک اردو صحافی نے لکھا ہے کہ۔

''اسراء نعمانی جو ایک صحافی ہے کچھ دنوں قبل اپنی دو کتابوں کی وجہ سے چرچے میں آئی تھی۔ اس نے 'تانتریکا' نامی ایک کتاب لکھی تھی جس میں اس نے ہندو اور بودھ مذہب میں 'جنس پرستی' کی تفصیلات پیش کی تھیں۔ اس کتاب کو تحریر کرنے کے لئے اسراء نعمانی نے سادھوؤں، سنتوں، بودھ بھکشوؤں، لاما وغیرہ سے

ملاقات کر کے ان کی جنسی خواہشات کی تفصیلات حاصل کی تھیں اور ان کے ساتھ اپنی خود کی جنسی بداعمالیوں کے تجربات جوڑ کر چٹخارے دار زبان میں کتاب تحریر کی تھی۔ اس نے اس کتاب میں تحریر کیا ہے کہ ایک عرصے تک اس کے ذہن میں بودھ یا ہندو دھرم اپنانے کا خیال بھی تھا۔ اس کتاب کے بعد اس نے 'مکہ میں تنہا کھڑی عورت' کے نام سے ایک متنازعہ انگریزی کتاب تحریر کی جس کا موضوع سفر حج کے دوران مسلم عورتوں کو لاحق پریشانیاں تھیں۔ اس کتاب میں ہی اس نے یہ سوال اٹھایا تھا کہ جب حج کے دوران عورتیں اور مرد ایک ساتھ کھڑے ہو کر نماز ادا کر سکتے ہیں تو مسجدوں میں کیوں نہیں؟

اسراء نعمانی نے ہندستان کے سفر کے دوران افغانستان جا کر جنگ کی رپورٹنگ کی تھی اور اس دوران پاکستان میں اس کا تعلق ایک یہودی صحافی ڈینیل پرل کے ساتھ ہوگیا۔ وہ ایک عرصے تک پرل کے ساتھ رہی۔ پرل کے قتل سے کچھ پہلے جب وہ امریکہ گئی تو حاملہ تھی۔ اس نے غیر شادی شدہ رہتے ہوئے ایک لڑکے کو جنم دیا جس کا نام 'شبلی' رکھا۔ اس طرح کا شبہہ کیا جارہا ہے کہ اس بچے کا باپ مقتول یہودی صحافی پرل ہی تھا۔

امریکہ میں ہی اسراء نعمانی نے ایک مسجد میں صدر دروازے سے جبراً داخل ہو کر مردوں کی صف میں نماز پڑھنے کی کوشش کی تھی۔ اس کا کہنا تھا کہ اس مسجد کو بنوانے میں اس کے باپ کی محنت اور پیسہ لگا ہے اور وہ اس مسجد میں نماز پڑھنے کی حقدار ہے۔ ساتھ ہی اس نے یہ اعلان بھی کیا کہ وہ یہ تحریک چھیڑے گی کہ صرف امریکہ نہیں بلکہ دنیا بھر کی مسجدوں میں عورتیں مردوں کے شانہ بشانہ نماز ادا کریں۔ اس مقصد کے لئے اس نے مذکورہ دونوں تنظیموں (مسلم ویک اپ اور مسلم وومنز فریڈم ٹور) کا قیام کیا اور امینہ ودود سمیت متعدد عورتوں کو اپنی اس تحریک میں شامل کرلیا۔

امینہ ودود کی امامت میں نماز جمعہ کے بعد اسراء نعمانی نے مسلم عورتوں کے لئے ایک ''چارٹرڈ آف ڈیمانڈ'' بھی پیش کیا جس میں اس نے دس مطالبات رکھے، جس

میں ایک مطالبہ مسجد میں عورتوں کے صدر دروازے سے داخل ہونے اور مردوں کے شانہ بشانہ نماز پڑھنے اور امامت کرنے کا بھی تھا۔ کئی علماء کرام نے امینہ وددو اور اسراء نعمانی کو اسلام میں تحریف کرنے کا ذمہ دار قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ دونوں اسلام کے نام پر ایک نئے فرقے کی بنیاد ڈال رہی ہیں۔ اس فرقہ کو 'فرقۂ وددویت نعمانیت' کہا جاسکتا ہے۔ اس نئے فرقے میں شامل عورتوں کا کہنا ہے کہ عورتیں مردوں سے گلے مل سکتی ہیں اور مخلوط نماز پڑھ سکتی ہیں۔ بن بیاہی ماں بننا بھی اسراء نعمانی کی نظر میں جائز ہے۔

اب یہ دونوں عورتیں اپنی اس تحریک کو آگے بڑھانے کے لئے سرگرم ہیں۔ امریکہ، پھر یورپ اور اس کے بعد ہندستان اور پاکستان ان کے نشانے پر ہیں۔ ظاہر ہے کہ اس اسلام دشمن سرگرمی میں یہودی اور کٹر عیسائی ان کے ساتھ ہیں اور سارا خرچ بھی وہی اٹھا رہے ہوں گے۔ (روزنامہ اردو ٹائمز بمبئی، شمارہ ۲۷؍مارچ ۲۰۰۵ء)

زنانہ امامت کا دوسرا مظاہرہ کناڈا کے شہر ٹورنٹو میں ہوا جس کی خبر اخبارات میں اس طرح شائع ہوئی۔

ٹورنٹو ۲۶؍مارچ (یو این آئی)

کناڈا میں ایک اور مسلم خاتون نے روایتوں کو توڑتے ہوئے نماز جمعہ پڑھائی۔ گذشتہ ہفتہ ہی نیویارک کی ایک مسلم پروفیسر نے نماز جمعہ پڑھائی تھی جس پر زبردست احتجاج ہو چکا ہے۔ ٹورنٹو کی اسلیمہ علاء الدین مجید نے کل اتو بیکوک کی ایک مسجد میں عورتوں اور مردوں کے سامنے خطبہ پڑھا۔ عام طور پر مسلم عورتیں نماز نہیں پڑھایا کرتی ہیں اور محض چند مساجد میں ہی وہ نماز پڑھ سکتی ہیں۔ اسلیمہ نے معذرت خواہانہ انداز میں کہا 'مجھے افسوس ہے۔ میں پہلی مرتبہ خطبہ پڑھ رہی ہوں۔ مصلیوں نے ان کا استقبال کیا۔ مردوں میں سے ایک نے کہا 'ہمیں اس سے کوئی غرض نہیں ہے۔ تقریباً ۴۵ سال کی اسلیمہ کا حوصلہ بڑھاتے ہوئے ایک جوان لڑکی نے کہا 'ٹھیک ہے'۔ خطبہ پڑھ لینے کے بعد اسلیمہ نے کہا 'یہ کرنے کے لئے بہت حوصلے کی ضرورت پڑی ہے۔ ہمیں سر عام بولنے کی عادت نہیں ہے'۔ ان کے ساتھ ان کا بیٹا اور بیٹی

تھے۔ اسلیمہ کے بیٹے حلیم نے عقیدت کے ساتھ ان کا بوسہ لیتے ہوئے کہا 'مجھے اپنی والدہ پر فخر ہے۔ عام حالات میں وہ ہمیں تقریریں تیار کرنے میں مدد دیتی ہیں اور آج یہ کام خود انہوں نے کیا ہے'۔ ان کے وطن گیانا (افریقہ) میں اسلیمہ کے والد نماز پڑھایا کرتے ہیں۔ اسلیمہ نے کہا 'میں اپنے والد کو خطبہ پڑھتے ہوئے سنا کرتی تھی اور میری یہ خواہش تھی کہ ان کی طرح میں بھی ایک دن خطبہ پڑھوں۔ آج میرا یہ خواب پورا ہو گیا۔

انہوں نے بتایا کہ کس طرح اس زمانہ میں مخلوط نماز نہیں ہوا کرتی تھی اور نماز کے دوران عورتیں مردوں سے الگ پردہ میں رہا کرتی تھیں۔ اتو بیکوک کی مسجد کے امام جبار علی مذہبی امور میں خواتین کو مساویانہ حقوق دینے کے خواہشمند رہے ہیں۔ یہ مسجد چھوٹی ہے لیکن اس کے مصلیوں میں زیادہ تر جوان لوگ ہیں۔ اسلیمہ نے کہا 'میں جانتی ہوں کہ یہاں ہماری تعداد بہت زیادہ نہیں ہے۔ لیکن یا تو میں یہاں آؤں اور احترام پاؤں یا پھر کسی بڑی مسجد میں جاؤں اور وہاں کوڑے جیسا سلوک ہو۔ دیگر مساجد میں عورتوں کو ہمیشہ بیسمنٹ میں جانے کو کہا جاتا ہے یا ان جگہوں سے دور رکھا جاتا ہے جہاں نماز ہوتی ہے۔

مقدار نہیں معیار کی اہمیت ہے۔ وقت آگیا ہے کہ قیادت عورتیں کریں، لیکن اسلیمہ کے منبر چڑھنے سے پہلے تین عورتوں نے ایک عورت کے نماز پڑھانے کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے مسجد سے واک آؤٹ کیا تھا۔ اسلیمہ کی حامی رفینہ کا کہنا ہے 'میں نے ان سے کہا کہ عورتیں آج چاند پر جارہی ہیں۔ عورتیں ڈاکٹر بن کر زندگیاں بچا رہی ہیں۔ عورتیں وہ سب کچھ کر رہی ہیں جو مرد کیا کرتے ہیں۔

کناڈا میں مساوات کے لئے چلائی جانے والی خواتین کی جدوجہد میں یونائیٹڈ مسلم ایسوسی ایشن پیش پیش ہے اور امام جبار علی اس کے روح رواں ہیں۔ قبل ازیں اسی مسجد میں مریم مرزا نامی ایک مسلم لڑکی نے عید کا آدھا خطبہ پڑھ کر تاریخ بنائی تھی۔ امام جبار نے کہا 'یہ اس لحاظ سے مختلف ہے کہ اسلیمہ نے نماز جمعہ پڑھائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام میں آج ایسے بہت تھوڑے سے لوگ ہیں جو اتھارٹی کو چیلنج کرنا

چاہتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا "میں یہ پاتا ہوں کہ لوگ ماضی میں جی رہے ہیں۔ اس تنظیم نے یہ موقف اختیار کیا ہے کہ ہم تبدیلی کے خواہشمند ہیں۔ (۲۷ر مارچ ۲۰۰۵ء کے اخبارات)

مسجد میں مرد وعورت مقتدیوں کی اور نماز جمعہ کی امامت کا حق عورتوں کو دینے دلانے کا راگ تاریخ میں پہلی بار امریکہ کے اندر الاپا گیا ہے جس کی گونج کناڈا تک پہنچ چکی ہے۔ شریعت اسلامیہ کے کسی بھی فقہی مذہب میں اس طرح کی امامت کا کوئی جواز اور کسی طرح کی کوئی گنجائش نہ پہلے تھی نہ اس وقت ہے اور نہ آئندہ کبھی ہوگی۔ عہد رسالت اور عہد صحابہ کی مقدس خواتینِ اسلام نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ وہ مسجد میں جا کر نماز پنجگانہ یا نماز جمعہ کی امامت کا فریضہ انجام دے کر مردوں کی ہمسری اور ان سے ہر چیز میں مساوات کا دعویٰ کریں۔

عورتیں مسجد کے صدر دروازے سے داخل ہوں، جماعت کی اگلی صف میں شریک ہوں۔ خطبہ دیں، امامت کریں۔ یہ اور اس طرح کے سارے فتنے مساواتِ مرد وزن کے نام پر کھڑے کئے جا رہے ہیں۔ اور ان پر فریب ترغیبات ومطالبات کے ذریعہ دفتروں، کارخانوں، بازاروں کے بعد اب مذہبی عبادت گاہوں میں بھی عورتوں کو ان کا وہ حق دلانے کے جتن کئے جا رہے ہیں جو نہ ان کا شرعی حق ہے نہ اس کا کوئی اخلاقی جواز ہے۔

جہالت کی انتہا یہ ہے کہ عورتوں کو مسجد میں لے جا کر ان سے نماز جمعہ پڑھوائی جا رہی ہے جب کہ نماز جمعہ عورتوں پر فرض ہی نہیں ہے۔ اور شریعتِ مطہرہ نے انہیں امامت سے بھی آزاد رکھا ہے جس کے اندر بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں۔ عورتوں کے مخصوص ایام انہیں ہر ماہ ہفتہ عشرہ تک اپنے جال میں الجھائے رکھتے ہیں۔ حمل وولادت اور رضاعت وغیرہ کی ذمہ داریاں اور الجھنیں ان کے ساتھ وابستہ ہیں۔ ان حقائق کو کیوں کر نظر انداز کیا جا سکتا ہے؟ اور ان کے نسوانی مسائل ومصائب سب پر عیاں کرتے رہنے کو کیوں کر گوارہ کیا جا سکتا ہے؟

مرد کی صفوں میں گھس کر نماز پڑھنے اور اجنبی مردوں کے شانہ بہ شانہ کھڑے

ہونے کی کوشش کتنی غیر مذہبی اور غیر اخلاقی ہے اسے کسی ذی شعور اور باہوش انسان کو بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کسی مرد یا عورت کے دائیں بائیں اس کے صفِ مخالف کی موجودگی اور بدن کا لمس اسے عبادت کے دائرہ سے باہر نکال کر لذت وشہوانیت کی جس تصوراتی دنیا میں پہنچا سکتا ہے اس کی نشاندہی اور وضاحت کی بھی ادنیٰ ضرورت نہیں ہے کہ اس محسوس حقیقت کو ایک عام انسان بھی خوب اچھی طرح جانتا اور سمجھتا ہے۔ یہ سب کچھ جانتے ہوئے ہی امینہ ودود واسراء نعمانی کو اسلام مخالف عناصر نے مہرہ بنا کر یہ شوشہ چھوڑا ہے۔ اور اس کے پیچھے اس کے علاوہ کوئی مقصد نہیں ہے کہ مسلمانوں کا ذہن منتشر کیا جائے اور ان کی عبادت کو رفتہ رفتہ مکدر اور داغ دار بنا دیا جائے۔

امریکہ وکناڈا کی زنانہ امامت کی تشہیر کا ایک خاص پہلو یہ ہے کہ حجاب واسکارف کے ساتھ شریک جماعت ہو کر نماز پڑھتی ہوئی عورتیں اور ان کے تصویری مناظر میں صرف امامت پر اس وقت ساری توجہ مرکوز ہے کہ ان جرأت مند عورتوں نے ایک تاریخی قدم اٹھایا ہے اور انہیں اس کا حق ملنا چاہئے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اس موقعہ پر حجاب واسکارف کی طرف کوئی انگشت نمائی نہیں ہو رہی ہے جس کے خلاف مغربی ذرائع ابلاغ بلکہ حکومتیں بھی واویلا مچاتی رہتی ہیں اور اسے کٹر مذہب پرستی بلکہ آج کل دہشت گردی کی ایک علامت بھی قرار دیتی ہیں۔ یہ طرز فکر وعمل ایسا ہے جو خود اپنی نیت اور اپنا مقصد دو دو چار کی طرح واضح کر دیتا ہے۔

آج کل کچھ عورتوں پر مذہب اور تاریخ کی نسوانی تعبیر وقیادت کا خبط سوار ہے۔ اور آوارہ فکر مرد انہیں اپنے مقاصد کے لئے استعمال کرنے کی غرض سے ان کی حوصلہ افزائی کرتے رہتے ہیں۔ مساوات مرد وزن کا جھنڈا بلند کرنے والے مرد بھی دراصل عورتوں کے استحصال کا ہی جذبہ رکھتے ہیں۔ یورپ میں جب صنعتی انقلاب برپا ہوا تو ملازمت کی شکل میں عورتوں کا استعمال شروع ہوا اور ان کی اجرت مردوں سے آدھی رکھی گئی کیوں کہ وہ ماہانہ اور طرح طرح کے عوارض کا شکار رہتی ہیں اور انہیں اپنے نسوانی مسائل کی وجہ سے بار بار اپنے اپنے آفسوں اور فیکٹریوں سے چھٹی لینی پڑتی

ہے۔ علاوہ ازیں ان کی جسمانی ساخت بھی مردوں جیسی محنت اور سختی کو برداشت کرنے کے قابل نہیں ہوتی ہے۔ اس طرح اجرت کی کمی رفتہ رفتہ ایک مسئلہ بن گئی اور مساوات کا نعرہ بلند ہوا کہ مردوزن دونوں کی اجرت برابر ہونی چاہئے۔ اور آگے چل کر اس نعرہ کے سہارے دیگر معاملات وشعبہ ہائے حیات میں بھی مساوات مساوات کی بات چل نکلی جو ایک اخلاقی بحران کی شکل میں دنیا کے سامنے آچکی ہے۔ اور ہمارے بہت سے نام نہاد مسلم دانشور وصحافی اور مسلم نوجوان بھی اس پروپیگنڈہ کا شکار اور آلۂ کار بنتے رہتے ہیں۔

انہیں یہ حقیقت سمجھ میں نہیں آتی کہ اللہ کی ہر مخلوق ہر چیز میں مساوی اور برابر نہیں ہے۔ کیا انسان وحیوان، نبات وجماد، ابروباد، صحرا ودریا، وادی وکوہ، اور زمین وآسمان مخلوق الٰہی ہوتے ہوئے بھی آپس میں برابر ہیں؟ اور کیا سارے انسان بلکہ ہر ملک وقبیلہ کے انسان اپنی صفات وخصوصیات میں برابر ہیں؟

اسی لئے اسلام ہر چیز میں مساوات نہیں بلکہ عدل کا قائل ہے کہ جو جس کا حق ہے وہ اسے دیا جائے۔ ہر طرح کے انسانوں کے درمیان اور مردوزن کے درمیان اگر کوئی مساوات ہے تو وہ مساواتِ آدمیت ہے کہ سب کے سب فرزندِ آدم ہیں لیکن ان کے حقوق وفرائض الگ الگ ہیں۔ ان کے درمیان مساواتِ انسانیت ہے نہ کہ مساواتِ حقوق وفرائض! اور ان سارے مردوزن کے لئے ایمان وعملِ صالح ضروری ہے جس کے مطابق وہ اپنی جزا کے مستحق ہوں گے۔

ہر شعبہ اور ہر ذمہ داری میں مساوات کا نعرہ ایک بہت بڑا عالمی فریب ہے جو عورت کو گھر سے باہر نکال کر بازاروں، فیکٹریوں اور آفسوں میں ان کے بے روک ٹوک استعمال واستحصال کی ذہنیت کا غماز ہے۔ عورت کی ہمدردی کے نام پر اس کے ساتھ کھلا ہوا ظلم ہے۔ اس کی نسوانیت کو سرِ عام نیلام کرنے اور دنیا بھر میں اخلاقی انارکی پھیلانے کی ایک گہری سازش ہے جس کے پس پردہ یقینی طور پر یہودی ذہن کارفرما ہے۔ جس کی ہمنوائی کرنے والے سبھی شاطرانِ افرنگ کا حال یہ ہے کہ۔ ع

پیتے ہیں لہو دیتے ہیں تعلیمِ مساوات

کیا مذہبی یا تخلیقی کسی بھی لحاظ سے مردوزن کے مساوات کی کوئی حقیقت ہے؟ اگر ہے تو پھر ان سوالات کا جواب دیا جائے کہ۔

(۱) حضرت آدم جو دنیا کے پہلے انسان اور پہلے مرد ہیں ان سے ہی نسل انسانی کی ابتداء کیوں ہوئی؟

(۲) تاریخ انسانی کے کسی دور میں کسی عورت کو پیغمبرانہ منصب کیوں نہیں دیا گیا؟

(۳) ماہانہ مشکلات ومصائب عورت ہی کے لئے خاص کیوں ہیں؟

(۴) زچگی کا سارا بار عورت ہی پر کیوں ڈالا گیا ہے؟

(۵) کیا یہ ممکن ہے کہ میاں بیوی باہمی رضامندی کے ساتھ حمل وولادت ورضاعت کی باری مقرر کر کے اپنی ازدواجی زندگی گذار سکیں؟

(۶) کیا تاریخ انسانی کے کسی دور میں میدانِ جنگ کے اندر عورتوں نے مردوں کے شانہ بہ شانہ کبھی کوئی مساویانہ حصہ لیا ہے؟

(۷) کیا آج کے اس دورِ ترقی میں بھی کوئی ملک اس کے لئے تیار ہو سکتا ہے کہ وہ اپنی بحری وبری وفضائی فوج کا نصف حصہ اپنی تعلیم یافتہ وفوجی تربیت یافتہ عورتوں کے سپرد کر سکے؟

عورت کی ساری حرمت وفضیلت یہی ہے کہ وہ عورت بن کر رہے۔ اپنے نسوانی وقار کی حفاظت کرے۔ اپنی عفت وپاک دامنی کو اپنی جان سے زیادہ عزیز سمجھے۔ شاطرانہ خیالات ونظریات کے فریب میں نہ آئے۔ نسوانی شکارگاہوں کی طرف بھول کر بھی کوئی قدم نہ بڑھائے۔ اپنے جائز حقوق جائز طریقوں سے حاصل کرنے کے ساتھ اپنے اوپر عائد شدہ فرائض کو انجام دے۔ اور کبھی بھی مرد بننے کی کوشش نہ کرے کہ اس طرح وہ اپنی نسوانیت اور اپنی شناخت بھی کھو بیٹھے گی اور انجام کار اسے ذلت ورسوائی کے سوا کچھ ہاتھ نہ آئے گا۔

مردوزن دونوں کے الگ الگ خصائص وفضائل، عادات واطوار اور احکام ومسائل ہیں جنہیں خلط ملط نہیں کیا جا سکتا۔ یہاں تک کہ ظاہری طور پر بھی ان کی وضع

قطع الگ الگ ہے جس کے اندر ایک دوسرے کی مشابہت شرعاً ممنوع اور اخلاقاً سخت معیوب ہے۔ اور پیغمبر اسلام حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دوسرے کی مشابہت اختیار کرنے والوں پر لعنت فرمائی ہے۔

عن ابن عباس رضی اللہ عنهما قال: لعن رسول اللّٰه صلی اللّٰه علیه وسلم المتشبهین من الرجال بالنساء والمتشبهات من النساء بالرجال (صحیح بخاری)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مردوں پر لعنت فرمائی ہے جو عورتوں کی وضع قطع اختیار کریں اور ان عورتوں پر لعنت فرمائی ہے جو مردوں کی وضع قطع اپنائیں۔

☆☆☆

امریکی اعتراف واقبالِ جرم

واشنگٹن ۴؍جون (رائٹر)

امریکی فوج نے پہلی بار تفصیلات فراہم کی ہیں کہ گوانٹانامو میں جیل حکام نے کس طرح قرآن کی بے حرمتی کی۔ کس طرح ایک گارڈ کے پیشاب کے چھینٹے اس مقدس کتاب پر پڑے اور کس طرح اسے ٹھوکر لگائی گئی۔ اسے قدموں سے روندا گیا اور پانی میں پھینکا گیا۔

حکام نے کل ایک بیان میں کہا کہ کیوبا کی گوانٹانامو خلیج میں امریکی بحری اڈے پر غیر ملکی مشتبہ دہشت گردوں کی جیل کی حفاظت پر مامور امریکی جنوبی کمان نے امریکی عملے کے ہاتھوں قرآن کی بے حرمتی کے پانچ معاملوں کی تفصیلات بتائی ہیں جن کی ابھی ابھی ختم ہونے والی فوجی تفتیش نے توثیق کر دی ہے۔

جنوبی کمان نے پیشاب سے متعلق واقعہ کی تفصیل بتاتے ہوئے کہا کہ گزشتہ مارچ میں ایک محافظ اپنی ڈیوٹی کی جگہ چھوڑ کر باہر نکلا اور ایک روشن دان کے پاس پیشاب کرنے لگا جس کے چھینٹے ہوا کے ساتھ اڑ کر جیل کی کوٹھری میں پہنچے۔ بیان کے مطابق ایک قیدی نے گارڈوں کو بتایا کہ پیشاب کے چھینٹے اس کے منہ اور قرآن پر پڑے۔ بیان میں کہا گیا ہے کہ قیدی کو ایک نئی وردی اور قرآن دیا گیا اور مذکورہ گارڈ کو تنبیہ کی گئی اور اس کی ڈیوٹی بدل دی گئی۔

گوانٹانامو کے ایک فوجی ترجمان کیپٹن جان ایڈمس نے بتایا کہ تفتیش میں اسے ایک ''اتفاقی واقعہ'' قرار دیا گیا ہے۔ جنوبی کمان نے اپنے بیان میں کہا کہ ایک غیر فوجی تفتیش کار نے جسے کنٹریکٹ پر رکھا گیا تھا جولائی سن ۲۰۰۲ء میں ایک قیدی سے اس کے قرآن پر پیر رکھنے پر معافی مانگی تھی۔ اس تفتیش کار کو بعد میں سبکدوش

کر دیا گیا تھا۔

بیان کے مطابق اگست ۲۰۰۳ء میں قیدیوں کے پاس موجود قرآن اس وقت بھیگ گئے تھے جب رات کی شفٹ میں کام کرنے والے گارڈوں نے کوٹھریوں میں پانی کے غبارے پھینکے تھے۔ فروری ۲۰۰۲ء میں جیل کے محافظوں نے ایک قیدی کے پاس موجود قرآن کو ٹھوکر ماری تھی۔

قرآن کی بے حرمتی کے پانچویں مصدقہ واقعہ کے بارے میں جنوبی کمان نے کہا کہ ایک قیدی نے اگست ۲۰۰۳ء میں شکایت کی تھی کہ اس کے قرآن پر کسی نے انگریزی میں فحش الفاظ لکھ دیئے ہیں۔
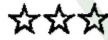
کی سرگرمیاں

مدارس حفظ و ناظرہ

جمعیت کے تحت رات کو حفظ و ناظرہ کے مختلف مدارس لگائے جاتے ہیں جہاں قرآن پاک حفظ و ناظرہ کی مفت تعلیم دی جاتی ہے۔

درس نظامی

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت صبح اور رات کے اوقات میں ماہر اساتذہ کی زیرِ نگرانی درس نظامی کی کلاسیں لگائی جاتی ہیں۔

دارالافتاء

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت پاکستان کے تحت مسلمانوں کے روزمرہ کے مسائل میں دینی رہنمائی کے لئے عرصہ چھ سال سے دارالافتا بھی قائم ہے۔

مفت سلسلہ اشاعت

جمعیت کے تحت ایک مفت اشاعت کا سلسلہ بھی شروع ہے۔ جس کے تحت ہر ماہ مقتدر علماء اہلسنّت کی کتابیں مفت شائع کر کے تقسیم کی جاتی ہے۔ خواہش مند حضرات نور مسجد سے رابطہ کریں۔

ہفتہ واری اجتماع

جمعیت اشاعتِ اہلسنّت کے زیرِ اہتمام نور مسجد کاغذی بازار میں ہر پیر کو 9:30 تا 10:30 ایک اجتماع منعقد ہوتا ہے۔ جس میں ہر ماہ کی پہلی اور تیسری پیر کو درس قرآن ہوتا ہے۔ جس میں حضرت علامہ مولانا عرفان ضیائی صاحب درس قرآن دیتے ہیں اور اس کے علاوہ باقی دو پیر مختلف علماء کرام مختلف موضوعات پر خطاب فرماتے ہیں۔

کتب و کیسٹ لائبریری

جمعیت کے تحت ایک لائبریری بھی قائم ہے۔ جس میں مختلف علماء اہلسنّت کی کتابیں مطالعہ کے لئے اور کیسٹیں سماعت کے لئے مفت فراہم کی جاتی ہیں۔ خواہش مند حضرات رابطہ فرمائیں۔